اِعلام
بہ
لزوم والتزام
بقلم فیض رقم
حضرت علامہ شاہ مفتی محمد کوثر حسن صاحب قبلہ قادری رضوی مدظلہ النورانی
دارالعلوم نوری، نوری دارالافتاء (نوری نگر) گدرہوا۔ ۳۱۹ بلرام پور۔ یوپی۔ پن ۲۷۱۲۰۱
سن اشاعت۔ باراول ۱۴۳۳ھ

بفیض:	حضور مُفتی اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ
بموقعہ:۔	عرس اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ
ناشر:۔	**رضا اکیڈمی بمبئی** ✦ سلسلۂ اشاعت نمبر

مشمُولات

تاریخ تصنیف ______________ ۱ر صفر ۱۴۳۳ھ ۲۷ر دسمبر ۲۰۱۱ء

سن اشاعت بار اول ______ صفر المظفر ۱۴۳۳ھ

تقدیم

از ـــــ حضرت علامہ مولینا مفتی **اسرار احمد** صاحب قبلہ مد ظلہ النورانی

نوری دار الافتاء بلرام پور

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلیٰ رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلیٰۤ اٰلِہٖ وَاَصۡحَا بِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ

قرآن کریم فرماتا ہے

اِنَّمَا الۡمُؤۡ مِنُوۡنَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا بِا للّٰہِ وَ رَسُوۡلِہٖ ثُمَّ لَمۡ یَرۡ تَا بُوۡا وَ جٰھَدُوۡا بِاَمۡوَالِھِمۡ وَ اَنۡفُسِھِمۡ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ ؕ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الصّٰا دِقُوۡنَ (۲۶ ع۱۴ ق)

ایمان والے تو وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے پھر شک نہ کیا اور اپنی جان اور مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا وہی سچے ہیں۔

اور فرماتا ہے

وَلَو کَانَ مِنۡ عِنۡدِغَیۡرِ اللّٰہِ لَوَ جَدُوۡا فِیۡہِ اخۡتِلَافًا کَثِیۡرًا (پ۵ ع۸ سورہ نسا ءآیت ۸۲)

اور اگر وہ غیر خدا کے پاس سے ہوتا تو ضرور اس میں بہت اختلاف پاتے

علمائے ربانیین جن کے قلم کی روشنائی روز قیامت شہیدوں کے خون سے تولی جائے گی اسی قرآن کریم کے علوم کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بوساطت صحابہ وائمہ وارث ہیں ـــــ اُن کے کلمات وفرمودات میں تعارض جو نظر گمان کرتی ہے خطاء ونسیان لازمۂ بشریت کے سواوہ درحقیقت دستِ کوتاہ ادراک کی نارسائی ہوتی ہے

علامہ فضل رسول بدایونی قدس سرہ ـــــ پیشوائے وہابیہ مولوی اسماعیل دہلوی کے معاصر ہوکر ـــــ اپنی مشہور زمانہ بے مثال تالیف ''المعتقد المنتقد'' میں نیز سیف الجبار میں بھی ـــــ باوجویکہ فرقۂ وہابیہ

اور بالخصوص اس کے سرغنہ **نجدی و دہلوی ہی کا رد** دونوں کتابوں میں اُن کا مقصود خصوصی ہے ـــــ پھر بھی وہ نجدی و دہلوی کی تکفیر کو اوروں کی طرف سے نقل کرتے ہیں مگر خود نہیں کرتے اگرچہ گمراہ و بد دین ضرور قرار دیتے ہیں ـــــ

اور علامہ **فضل حق** خیر آبادی علیہ الرحمہ دہلوی کی تکفیر کرتے ہیں اور یہ بھی فرماتے ہیں کہ ـــــ "جو اس کے کافر ہونے میں شک کرے کافر ہے" ـــــ اور پھر علامہ بدایونی کی تالیف **المعتقد المنتقد** پر مؤلف اور تالیف کی عظیم و جلیل مدح و ثنا کے ساتھ یوں تقریظ لکھتے ہیں۔

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم
أُثْنِیْ عَلٰی رَبِّیَ الحمید
وَ أَحْمَدُ، وَ أُصَلِّیْ عَلٰی
مَنْ هُوَ مِنْ سَائِرِ حَمَّادِیْهِ
أَحْمَدُ، وَ خُلُقُهٗ کَخَلْقِهٖ
مِنْ خَلَائِقِ الْخَلَائِقِ أَحْمَدُ،
وَ اِسْمُهٗ کَالْمُسَمّٰی محمّدٌ
و احمدُ، عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ
وَ صَحْبِهِ الصلوٰةُ الدَّائِمَةُ
وَ السَّلَامُ السَّرْمَدُ،
وَ بَعْدُ فَقَدْ طَالَعْتُ
الرِّسَالَةَ الَّتِیْ صَنَّفَهَا
وَ رَصَّفَهَا مَوْلَانَا

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا
میں اپنے رب کی حمد و ثنا کرتا ہوں جو ساری خوبیوں سے موصوف ہے اور ان کی بارگاہ میں ہدیۂ درود نذر کرتا ہوں جو کثرت سے حمد الٰہی کرنے والے تمام نفوس سے بڑھ کر حمد کرنے والے ہیں جن کی صورتِ کریم کی طرح سیرتِ عظیم بھی تمام مخلوق کی سیرتوں سے زیادہ پسندیدہ اور سراہی ہوئی ہے جن کا نامِ نامی محمد و احمد ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ جیسا کہ وہ خود بھی محمد و احمد ہیں یعنی "خوب خوب سراہے ہوئے" اور "سب سے بڑھ کر حمد الٰہی کرنے والے"۔ حضور پر اور آل و اصحابِ حضور پر رحمتِ دائمی وسلامِ سرمدی ہو۔

حمد و صلوٰۃ کے بعد! بیشک میں نے اس رسالے کا مطالعہ کیا جس کے مصنف و مرتب ہیں ہمارے سردار،

الْأَوْدَعُ الْأَرْوَعُ الْأَوْرَعُ' اَلْبَارِعُ الْمُتَبَرِّعُ' الْفَارِعُ الْمُتَفَرِّعُ' الضَّارِعُ الْمُتَضَرِّعُ 'ذُوالْمَنَاقِبِ الثَّوَاقِبِ الْجَلِيْلَةِ ' وَالْأَنْظَارِ الثَّوَاقِبِ الدَّقِيْقَةِ ' اَلْجَامِعُ بَيْنَ الْعُلُوْمِ الْعَقَلِيَّةِ وَالنَّقْلِيَّةِ ' وَمَعَارِفِ الشَّرِيْعَةِ وَالْحَقِيْقَةِ ' طَلَّاعُ الثَّنَايَا وَالنِّجَادِ ' ذَائِعُ الصَّيْبِ فِيْ اِنْجَادِ الْحَقِّ وَفَلِّ قَرْنٍ طَلَعَ من النجد فِى الْأَغْوَارِ وَالْأَنْجَادِ' العَرِيْفُ الْعِرِّيْفُ الشَّرِيْفُ الْغِطْرِيْفُ' الصَّفِىُّ الْخَفِىُّ' الْحَصِىُّ الْحَفِىُّ مَوْلاَنَا الْمَوْلَوِىُّ

فضل الرسول القادرى الحنفى

مَتَّعَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ بِطُوْلِ بَقَائِهٖ وَصَانَهُ فِىْ حِرْزِهٖ وَوَقَائِهٖ' وَجَعَلَ خَيْرَ أَيَّامِهٖ يَوْمَ لِقَائِهٖ'

فاذا هِىَ مَعَ وَجَازَتِهَا جَامِعٌ لِّحَقَائِقِ العَقَائِدِ ' دَافِعٌ لِّمَكَائِدِاَهْلِ الْحَقَائِدِ' كُلُّهَا تِبْيَانٌ وَّاِصْرَاحٌ لِّلْحَقِّ الصُّرَاحِ '

کمال باوقار فضل وکرم ومجد وشرف کے ساتھ اپنے اعلیٰ حسنِ ہیئت وجمال صورت سے حیران کُنِ روزگار' شبہات سے بر کنار کمالِ فضیلت کے حامل مُحسنِ محبانِ دین وعلم' رفیع القدر' اعلم علمائے عصر' حضورِ رب عاجزی سے خمیدہ سر' کارنامہ ہائے عظیم وروشن جن کا طرۂ امتیاز' صاحبِ نظرِ دوررس دقیقہ شناس' جامع علومِ عقل وروایت' شہسوارِ رزم گاہِ حق وباطل' ماہر شناسائے راہِ کوہ حائل' حامیِ حق' مُصیبِ مشہورِ اطراف' شہرہ آفاق صاحبُ الرائے نجدی شکن در ہر نشیب وہر فراز' عالمِ علامہ ذی شرف' قائدِ با اخلاق تابندہ' وفرُ العقل' کمال آگاہ حضرت مولانا مولوی **فضل رسول** صاحب قادری حنفی۔

اللہ پاک اہل ایمان کو ان کی درازیِ عمر سے مستفید رکھے اپنے حفظ وامان میں انہیں محفوظ ومصون رکھے اور ان کے ایام زیست میں سب سے بہتر دن کو ان کا یوم وصال کرے۔

دیکھتا کیا ہوں کہ یہ رسالہ مختصر ہونے کے باوجود سچے عقیدوں کا خزانہ اور سیاہ باطنوں کے مکروفریب کے لیے تازیانہ ہے۔ پورا رسالہ باطل کی ملاوٹ سے یکسر پاک' حق کا واشگاف

وَ تَبْيِيْنٌ لِاَوْضَاعِ الْهُدٰى وَ اِيْضَاحٌ،
طِلَاعُ مُطَالِعِ عِبَارَاتِهَا
الْفِصَاحِ، لِصُبْحِ الْحَقِّ الصَّابِحِ
اِصْبَاحٌ وَّاِفْصَاحٌ، وَ لِظَلَامِ ظُلْمِ
الْمُبْطِلِ كَشْفٌ وَّفَضَاحٌ، وَ تَلَاؤُمُ
الْكَلِمِ الَّتِيْ سُرِدَتْ فِيْهَا
بِالْاِقْتِرَاحِ، الْاَمُّ لِلْقَرَائِحِ بِالْهَامِ
الْحَقِّ الْقَرَاحِ، وَ كَلْمٌ وَّقَرْحٌ
وَّجَرْحٌ لِمَنِ اجْتَرَحَ الْاِفْسَادَ
وَالْاِسْتِجْرَاحَ، يَهْتَدِيْ بِهَا
الضَّلِّيْلُ اِلٰى سُنَنِ
اَهْلِ السُّنَّةِ السَّنِيَّةِ،
وَ يَرْتَوِيْ بِهَا الْغَلِيْلُ مِنْ شَرِيْعَةِ
الشَّرِيْعَةِ الْبَيْضَاءِ الْهَنِيَّةِ،
قَدْ فَصَحَ بِهَا فَرْقُ الْفُرْقِ بَيْنَ الْعَقَائِدِ
الْحَقَّةِ الدِّيْنِيَّةِ، وَ بَيْنَ اَبَاطِيْلِ
الْفِرَقِ الدَّنِيَّةِ، وَافْتَضَحَ
بِهَا عَوَارُ الْاَعْوَرِ الرَّدِيَّةِ
مِنَ الْمُعْتَزِلَةِ وَالنَّجْدِيَّةِ،

تبیان اور کجی وضلالت سے بچانے والے رہنما اصول کا
روشن بیان ہے۔رسالہ کی عباراتِ فصیحہ میں غوّاصی کرنے
والے کی غواصی حق کے روئے روشن کی نورانیت کوصاف
اجاگر کردیتی اور ظلمتِ باطل کے اندھیر کو رُسوا و بے نقاب
کردیتی ہے۔رسالے میں نئے نرالے اسلوب میں
(سوچ سوچ کرنہیں بلکہ)فی البدیہہ جوکلمات لائے ہیں
ان کی تعارض سے برکنار ہم آہنگی بیمار ذہنوں کے لیے
شفا ہے کہ وہ دلوں میں حقِ خالص کو جلوہ دیتی ہے۔اور
فسادانگیزوں کے لیے کاٹ ہے مار ہے وارِ جگر شگاف
ہے۔گمراہی کے اندھے کوئیں میں گرا شخص اس رسالے
سے اہل سنّتِ تاباں کے نقشِ قدم پائے گا۔اور طلب حق
میں نہایت پیاسی جان شریعت کے صاف شفاف خوشگوار
چشمے سے سیراب ہوگی۔اس رسالے سے دین کے برحق
عقیدوں ـــــــ اور ـــــــ رذیل فرقوں کی
باطل باتوں کے بیچ تام خطِ امتیاز مثل صبح روشن
ہوگیا ـــــــ اور رذیل کوردلانِ معتزلہ ونجدیہ کے
معایب مذہب کا پردہ فاش ہوگیا

فَاِذْ قَدْ نَجَدَ بِهَا الْحَقُّ نُجُوْدًا ،
تُرِکَ کُلُّ نَجْدِیٍّ مَنْکُوْدًا مَنْجُوْدًا ،
بَلْ هَالِکاً مَنْجُوْدًا ، یَجِدُ عَلَیْهَا کُلُّ
مَنْ بَغٰی وَ طَغٰی وَجْداً ، وَ یَجِدُ بِهَا
کُلُّ مَنْ بَغٰی وُجْدَ الرُّشْدِ فَیَجِدهُ بِهَا وُجُوْداً ،

فَجَزَی اللّٰهُ مَوْلَانَا خَیْرَ الْجَزَآءِ ،
وَ خَصَّهُ مِنْ فَضْلِهِ الْعَمِیْمِ بِاَوْفَی
الْاَجْزَآءِ ، وَتَقَبَّلَ جُهْدَهُ وَ شَکَرَ
سَعْیَهُ ، وَ اَحْسَنَ فِی الدَّارَیْنِ
رَعْیَهُ ، اٰمِیْن بِمُحَمَّدِ الْاَمِیْنِ ،
وَ اٰلِهِ الْمَیَامِیْنِ وَصَحْبِهِ الْمُحَامِیْنَ ،
عَلَیْهِ وَ عَلَیْهِمْ اَزْکیٰ صَلٰوۃِ الْمُصَلِّیْنَ ،
وَ اَسْنٰی تَسْلِیْمَاتِ الْمُسَلِّمِیْنَ ،
وَ جَزَاہُ وَ جَزَاهُمْ اَحْسَنَ
جَزَاءٍ عَنْ سَائِرِ الْمُصَلِّیْنَ ،
مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُسْلِمِیْنَ۔

کَتَبَهُ الْعَبْدُ الْفَقِیْرُ اِلٰی رَبِّهِ الْغَنِی
محمّد فَضل حَق الفاروقی
الحنفی الخیر آبادی

اس لیے کہ حق جب اس سے خوب واضح ہوگیا تو سارے
نجدیہ ایسے سرنگوں رہ گئے کہ ہاتھ میں کاسۂ گدائی لیے
پھرتے ہیں اور بھیک تک نہیں ملتی۔نہیں نہیں بلکہ نجدیہ
سرے سے نیست و نابود و تباہ و برباد ہو کر رہ گئے۔جادۂ حق
سے برگشتہ ہر سرکش اس رسالے سے بہت اندوہگیں ہوگا
اور دولتِ رُشد کا ہر طالب اس رسالہ کا گرویدہ ہوگا اور اس
کی بدولت دولتِ رُشد ضرور پائے گا۔

اللہ پاک حضرت مولینا کو بہتر جزا دے اور انہیں
بالخصوص اپنے فضل عمیم سے کامل تر حصہ عطا فرمائے اور
ان کی کوشش بلیغ مقبول اور سعی مشکور فرمائے۔اور
دو جہاں میں ان کی اچھی حفاظت فرمائے۔الٰہی ایسا ہی کر
صدقہ والیِ امت محمد۔صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔کا اور حضور
کی بابرکت آل اور جاں نثار صحابہ کا۔حضور اور آل و
اصحابِ حضور پر درود بھیجنے والوں کے نہایت بابرکت درود
اور سلام بھیجنے والوں کے عالی تر سلام ہوں۔اور اللہ پاک
حضور اور آل و اصحابِ حضور کو درود و سلام بھیجنے والے
سارے مسلمانوں کی طرف سے سب میں بہتر جزا عطا
فرمائے۔ اپنے ربِ بے نیاز کے بندۂ نیاز مند
محمد فضل حق فاروقی حنفی خیرآبادی نے اسے لکھا۔

عَـامَلَـهُ اللّٰـهُ بِلُطْفِهِ الْبَادِیْ فِی الْعَـوَاقِبِ وَالْمَبَادِیْ۔	اللہ پاک آغاز وانجام میں اس سے اپنی ظاہر وباہر مہربانی کے ساتھ معاملہ فرمائے۔

یہ پُرفصاحت وبلاغت تقریظ اُن کی ہے جو اسماعیل دہلوی کو کافر کہتے ہیں ـــــــ اور ـــــــ ان کی تالیف پر ہے جو اسماعیل دہلوی کو گمراہ بددین کہتے ہیں ملزوم الکفر جانتے ہیں مگر کافر نہیں کہتے ـــــــ تو کیا تعارض ہوگیا؟ ـــــــ اختلافِ تحقیق ہوگیا؟ ـــــــ نہیں ـــــ کچھ نہیں ـــــ اور ہرگز نہیں ـــــــ

بلکہ حقیقت یہ ہے کہ دہلوی عبارات' دونوں حضراتِ ممدوح کی نظر میں کفر لزومی ومتبین فی الکفر ہیں۔ متعین نہیں ـــــــ اس کی بروجہ تحقیق تفصیل اور رفع تعارض کی تشکیل ـــــــ "اعلام بہ لزوم والتزام" ـــــــ میں ایسے قابلِ قبول افکار اور دل نشین اسلوب میں فرمائی ہے جو اس کے غیر میں نہ ملے گی۔

اس پوری تحریرِ نفیس کو دیکھنے سے میں نے شرف حاصل کیا اور اسے حق وصواب پایا۔ "اعلام بہ لزوم والتزام" کو مولیٰ تعالیٰ حق کے متلاشیوں کے لیے منارۂ نور اور فتنہ وکجی کے دلدادوں کے لیے حسرت وعذاب کرے۔

اور ہمیں حضرت مصنف جیسے برگزیدہ بندوں کے برکاتِ انفاس سے دونوں جہان میں بہرہ ور فرمائے۔ آمین یا ارحم الراحمین بجاہ حبیبک رحمۃ للعلمین صلِّ و سَلِّم و بَارِک علیہ و علی الہ وصحبہ و حزبہ وابنہ اجمعین الیٰ یوم الدین واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔

اسرار احمد نوری

نوری دارالافتاء دارالعلوم نوری (نوری نگر) ۳۱۹ گدرہو ابلرام پور یوپی پن ۲۷۱۲۰۱

شنبہ ۵ر صفر ۱۴۳۳ھ ۳۰ر دسمبر ۲۰۱۱ء

☆اســــــتــــــفــــــتـــاء☆

کیاحکم ہے شریعت مطہرہ میں اس قائل کا جوطاہر القادری کے نام سے مشہور ہے اور تنظیم منہاج القرآن کا بانی وصدر ہے۔اس نے حال ہی میں ۲۵ ستمبر ۲۰۱۱ء کولندن میں پیس فار ہیومینٹی کانفرنس کے نام سے ایک جلسہ منعقد کیا جس میں بہت سے الگ الگ مذہب کے ماننے والوں کو جمع کیا۔اسی کانفرنس میں اسٹیج پر موجود لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ

Allah means God, nothing else, it is not special thing for muslim. Allah is the Arabic word for God for Brahma, for lord, for the creater you know. But you can raise any word specified for your us remember our lord lord according to your own religion, so let according to our own traditions and religions. Remember our God !

یعنی__________"اللہ معنی گاڈ اور کچھ نہیں۔یہ مسلمانوں کے لیے خاص نہیں۔اللہ عربی لفظ ہے گاڈ' برھما' لارڈ (رب) یا کریئیٹر (خالق) کے لیے۔لیکن آپ (اسے یاد کرنے کے لیے) کسی بھی لفظ کی آواز بلند کرسکتے ہیں جو آپ کے مذہب کے مطابق آپ کے رب کے لیے خاص ہو! تو آؤ ہم اپنے رب کو یاد کریں اپنے اپنے مذہب اور رسموں کے مطابق (حکم دیتے ہوئے کہا) یاد کرو اپنے گاڈ کو"_____ اس کے بعد مسٹر طاہر اور اسٹیج کے نیچے مجمع نے اللہ اللہ کہنا شروع کیا جبکہ اسٹیج پر جو کھلے کفار تھے سب خاموش رہے اسکے بعد طاہر اسٹیج پر موجود ایک ہندو پنڈت کی طرف بڑھا اور اسے مائک دیتے ہوئے کہا

"Any god you want to say, any word probably any name according to your religion"

یعنی کوئی لفظ یا نام تم گاڈ کے لیے لینا چاہتے ہو تمہارے مذہب کے مطابق؟ تب پنڈت مائک لے کر ہرے راما' ہرے کرشنا' زوردار آواز میں بولتا رہا (یہ ہندو مذہب کا ایک منتر ہے جسے ہندو رام اور کرشن کی عبادت کرتے ہوئے بطور دعا کہتے ہیں جس کا معنیٰ ہے رام اور کرشن میرے دکھ، تکلیف کو دور کرو) جب پنڈت اپنا جاپ ختم کر چکا تب طاہر نے مائک لے جا کر اسٹیج پر موجود ایک کرسچن کو دیا کرسچن نے کہا

''Jesus Jesus Jesus father god,Amen'' یعنی جیسس، جیسس، جیسس، فادر گاڈ، آمین'
(عیسائی لفظِ جیسس سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور فادر گاڈ سے اللہ تعالیٰ مراد لیتے ہیں) اس کے بعد مسٹر طاہر مائک ایک بدھسٹ پجاری کے پاس لے گیا اور پجاری مائک لے کر نموبدّھائے نموبدّھائے بولنے لگا گوتم بدھ کی عبادت کرتے ہوئے بدھسٹ ایسا کہتے ہیں جس کا معنیٰ ہے بدھ کو میرا سجدہ اور مجرا۔ اسی طرح اور کفار نے اپنے مذہب اور عقیدے کے مطابق اپنے معبود کا نام جپا۔ اس سب کے بعد طاہر نے لا الہ الا اللّٰہ کہنا شروع کیا تو پھر اسٹیج پر موجود سارے کفار خاموش رہے مگر ایک بدھسٹ نموبدھائے، اوم بدھائے کہتا رہا۔

اسی طاہر القادری نے کافی عرصہ پہلے ۱۹/دسمبر ۱۹۸۹ء کو ایک محفل میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ علامہ فضل حق خیرآبادی نے شاہ اسمٰعیل دہلوی کو فتوۂ کافر کہا اعلیٰ حضرت نے کفر کا فتویٰ نہیں دیا سکوت فرمایا تو بولیے علامہ فضل حق خیرآبادی کو اہلسنت سے خارج کریں گے یا اعلیٰ حضرت کو کریں گے انھوں نے کفر کا فتویٰ دیا انھوں نے خاموشی اختیار کی انھوں نے وجوہ کفر کے بیان کیے لزوم بیان کیے مگر فتویٰ کفر کا نہیں لگایا اب آپ نے جو جن علمائے دیوبند کے کفر کے فتوے اعلیٰ حضرت اور بعض دیگر اکابر علماء کے حوالے سے بیان کیے سن لیں اس میں شک نہیں کہ اعلیٰ حضرت نے تحقیق کی مگر اعلیٰ حضرت نے یونہی شروع سے فتویٰ نہیں لگا دیا وہ ان کے ہم عصر تھے ہم زمانہ تھے ان کی عبارتوں پر گرفت کی ان کو خطوط لکھے پھر خطوط لکھے اشتہار بھیجے رابطہ کیا توبہ کے لیے کہا اتمام حجت کیا اعلیٰ حضرت کو جب اپنی تحقیق اور پوری دیانت کی بنا پر اطمینان ہو اعلیٰ وجہ التحقیق علیٰ وجہ الدیانۃ انھوں نے کفر کا فتویٰ لگایا مگر یہ اسی طرح کی بات ہے جس طرح علامہ فضل حق خیرآبادی نے اپنے دور میں لگایا مگر اعلیٰ حضرت کا دور بعد کا دور تھا

چونکہ بالمشافہ ملاقات نہیں ہوئی لہٰذا محروم ہوا خاموش رہے اہل سنت ہی کے وہ علماء ہیں جنہوں نے فتویٰ کفر کا نہیں لگایا خاموشی اختیار کی تو دونوں راستے موجود ہیں جس پر آپ کی طبیعت چاہے عمل کریں۔

المستفتی۔احمر۔غوث نگر۔الہ آباد ۔۲ محرم الحرام ۱۴۳۳ھ

☆الجـــــــــــــــــــــــواب☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی و نسلم علی رسولہ الکریم و الہ الفخیم

قائل کسے باشد خاک بود یا جسے باشد اُس کی طرف سے کافروں نہ کافروں بلکہ ان کے مذہبی پیشواؤں کی یہ تعظیم کہ اُنہیں مسلمانوں سے اونچا کیا سخت حرام تھی مگر اس کی اُس سے کیا شکایت جبکہ وہ اُن سے مخاطب ہو کر کہتا ہے کہ ـــــــ ''اللہ معنی گاڈ اور کچھ نہیں۔یہ مسلمانوں کے لیے خاص نہیں۔اللہ عربی لفظ ہے گاڈ ' برھما' لارڈ (رب) کریئٹر (خالق) کے لیے۔لیکن آپ (اسے یاد کرنے کے لیے) کسی بھی لفظ کی آواز بلند کر سکتے ہیں جو آپ کے مذہب کے مطابق آپ کے رب کے لیے خاص ہو! تو آؤ ہم اپنے رب کو یاد کریں اپنے اپنے مذہب اور رسموں کے مطابق (حکم دیتے ہوئے کہا) یاد کرو اپنے گاڈ کو'' ـــــــ

اول تو کافروں کو دین اسلام کے سوا ان کے اپنے مذہب میں جو طریقۂ عبادت ہو اُس کا اذن اُسے پسند کرنا ہے اور اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

وَ مَنۡ یَّبۡتَغِ غَیۡرَ الۡاِسۡلَامِ دِیۡنًا فَلَنۡ یُّقۡبَلَ مِنۡهُ وَهُوَ فِی الۡاٰخِرَةِ مِنَ الۡخٰسِرِیۡنَ. (پ ۳ ع ۱۷ آیت ۸۵)	اور جو اسلام کے سوا کوئی دین چاہے وہ ہرگز قبول نہ فرمایا جائے گا اور اسے آخرت میں خسارہ رہے گا

اور فرماتا ہے

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَاللّٰہِ الْاِسْلَامُ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ اِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَ ھُمُ الْعِلْمُ بَغْیاً بَیْنَھُمْ (پ۳ ع۱۰ آیت ۱۹)	بے شک اللہ کے نزدیک دین یہی اسلام ہے یہود ونصاریٰ نے دانستہ براہ سرکشی اس کا خلاف کیا

ثانیا کفار نے جو اپنے مذہب کے مطابق ایک سب سے بڑی ہستی خیال کر کے اس کا نام رام وغیرہ رکھ لیا ہے وہ ان کا وہمی خیالی معبود ہے۔ وہ ہرگز اللہ نہیں ہے کہ ـــــ اللہ عزوجل کو جاننا بحمدہ تعالیٰ مسلمانوں کے ساتھ خاص ہے کوئی کافر کسی قسم کا ہو ہرگز اسے نہیں جانتا۔ کفر کہتے ہی ہیں جہل باللہ کو یعنی اللہ کو نہ جاننے کو ـــــــــ

ناواقفوں کو اگر یہاں شبہ ہو کہ کافروں کے سیکڑوں فرقے اللہ تعالیٰ کو جانتے ہیں بلکہ مانتے بھی ہیں یہود ونصاریٰ توریت وانجیل کو اسی کا کلام جان کر اعتقاد رکھتے ہیں ـــــــــ

تو اس کا جواب یہ ہے کہ نہ ماننا یعنی انکار کرنا کسی بھی شئ کا تین طرح سے ہوتا ہے ـــــ **اول** سرے سے اس شئ کا انکار۔ مثلاً کوئی کہے ''شربت'' سرے سے کوئی چیز ہے ہی نہیں ـــــ **دوم** اس شئ کے لیے جو کچھ لازم وضروری ہو اس کا انکار۔ مثلاً کوئی کہے کہ شربت ہے تو سہی ایک چیز مگر اس میں مٹھاس بالکل نہیں ہوتی ـــــ **سوم** شئ کے لیے وہ کچھ ثابت کرنا جو اس شئ کی یا اس کے لازم کی ضد ہو۔ جیسے کوئی کہے ''شربت'' ایک کڑوے مشروب کا نام ہے ـــــ ظاہر ہے کہ ان دونوں پچھلوں نے اگر چہ زبان سے شربت کو موجود کہا مگر حقیقت میں شربت کو نہ جانا۔ وہ اپنے وہم وخیال میں کسی ایسی چیز کو شربت سمجھے ہوئے ہیں جو ہرگز شربت نہیں تو شربت کو نہ ماننے اور نہ جاننے میں یہ دونوں اور وہ پہلا جس نے سرے سے شربت کا انکار کیا سب برابر ہیں صرف لفظ میں فرق ہے ـــــ

اللہ عزوجل کو تمام صفاتِ کمال لازمِ ذات ہیں اور ہر عیب ونقص اس پر محال بالذات ہے۔ کیونکہ عیب ونقص

اس کے کمالِ ذاتی کی ضد ہے ــــــ

کفار میں ہرگز کوئی نہ ملے گا جو اللہ تعالیٰ کی کسی صفتِ کمال کا انکار نہ کرتا ہو یا معاذ اللہ اس کے لیے کوئی عیب و نقص نہ مانتا ہو ۔ تو دہر یے اگر پہلی قسم کے منکر ہیں کہ خدا کا وجود ہی نہیں مانتے باقی سب کفار پچھلی دو قسموں کے منکر ہیں ۔

بہر حال اللہ عزوجل کو نہ جاننے میں وہ اور دہر یے برابر ہوئے وہی لفظ و طرز ادا کا فرق ہے دہریوں نے سرے سے انکار کیا اور ان قہریوں نے اپنے وہم و خیال میں ایک نقش تراش کر اور اس کا نام خدا رکھ کر لفظ کا اقرار کیا ــــــ مولیٰ سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔

اَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰهُ (پ۲۵ ع۱۹ آیت ۲۳)

دیکھو تو وہ جس نے اپنی خواہش کو خدا بنالیا

والہذا کریمہ لَیَقُوْلُنَّ اللّٰہ کے تتمہ میں ارشاد ہوا قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ بَلْ اَكْثَرُ هُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ــــــ

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ (پ۲۱ ع۱۲ آیت ۲۴)

اگر ان سے پوچھو زمین و آسمان کا خالق کون ہے کہیں گے اللہ تم کہو حمد اللہ کو

کہ اُس کے منکر بھی اِن صفات میں اُسی کا نام لیتے ہیں اپنے معبودانِ باطل کو اس لائق نہیں جانتے ۔ مگر کیا اس سے یہ کوئی سمجھے کہ وہ اللہ کو جانتے ہیں ــــــ نہیں نہیں

بَلْ اَكْثَرُ هُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ (پ۲۱ ع۱۲ آیت ۲۴)

اکثر اسے جانتے ہی نہیں ۔

اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ (پ۸ ع۱ آیت ۱۱۶ سورہ ۶)

وہ تو یوں ہی اپنی سی اٹکلیں دوڑاتے ہیں ــــــ

جیسے اور بہتیرے معبود گڑھ لیے کہ

اِنْ هِيَ اِلَّا اَسْمَآءٌ سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَ اٰبَآئُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ (پ۲۷ ع۵ آیت ۲۳ سورہ ۵۳)

وہ نرے نام ہیں کہ تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے دھر لیے اللہ نے ان کی کوئی سند نہ اتاری ــــــ

یونہی اپنی اندھی اٹکل سے ایک سب سے بڑی ہستی خیال کر کے اس کا نام اللہ رکھ لیا ہے حالانکہ وہ اللہ نہیں۔ کیونکہ جن صفات کا یہ اس ہستی کو بتاتے ہیں اللہ عزوجل اُن صفات سے بہت بلند وبالا ہے ——

(مختصر املتقطا من المجلد الاول للفتاوی الرضویہ ص ۴۳۵)——

جب کفر وشرک کا عقیدہ رکھنے والوں کو جب کہ وہ زبان سے لفظ اللہ ہی کہتے تھے قرآن کریم نے فرمایا وہ اللہ سے جاہل ہیں اللہ کو جانتے ہی نہیں ——

تو گاڈ اور رام وکرشن بولنے والے اللہ کو جاننے والے کہاں سے ہو جائیں گے —— اور جب نہیں اور ہرگز نہیں تو وہ اپنے مذہب کے مطابق جس کا نام اللہ یا رب وغیرہ رکھیں گے وہ نہیں ہوگا مگر ان کا مزعوم وہمی معبود باطل۔ اور وہ یاد بھی نہیں کریں گے مگر اُسی کو جو اُن کے زعم میں وہمی خیالی معبود باطل ہے۔تو انہیں یہ اذن دینا کہ —— تمہارے مذہب تمہارے عقیدے میں تمہارے معبود کے لیے جو خاص نام ہو اُس نام سے تم اپنے معبود کو اپنے مذہب اور اپنی رسم کے مطابق یاد کرو—— اور معلوم ہے کہ وہ اس پر کفر وشرک کیے بغیر نہیں رہیں گے تو یہ کفر وشرک کی اجازت دینا ہوا—— پھر جب انھوں نے اپنے معبودانِ باطلہ رام، کرشن، بدھ کا نام جپا اور حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام کا بھی نام لیا تو معاذ اللہ بطورِ خدا و ابن اللہ لیا یہ ان لوگوں کا کفر وشرک تھا—— اس سے اُنہیں اپنی محفل میں روکنا کہاں بلکہ موقع دینا کفر وشرک پر راضی ہونا ہے اور کفر کی اجازت کفر پر رضا خود کفر ہے ——

فتاویٰ مصطفویہ میں فرمایا—— ''مشرکین کا مذہب نامہذب ہے کہ خدا ہر چیز میں رما ہوا سرایت وحلول کیے ہوئے ہے۔ اور اللہ تعالیٰ رمنے اور حلول کرنے سے پاک ہے۔مشرک خدا کو اپنے اسی عقیدۂ خبیثہ کی بنا پر رام کہتے ہیں۔

تو خدا کو رام کہنا کفر ہوا اور خدا خدا کرنا عبادت اور کفر کو عبادت جاننا کفر۔ اور نہ سہی فرض کیجئے کہ وہ رام کے یہ معنیٰ بھی نہ سمجھتا ہو جب بھی ہمارا خدا وہ نہیں جو ہنود بے بہبود کا مزعوم خدا ہے جسے مشرکین نے خدا سمجھ لیا ہے۔قرآن عظیم اس پر شاہد ہے۔ ارشاد فرماتا ہے

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۙ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۙ وَ لَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۚ وَ لَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۙ وَ لَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ؕ (پ۳۰ ع۳۴)	تم فرمادو اے کافرو میں نہیں پوجتا جسے تم پوجتے ہو اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی بندگی میں کرتا ہوں۔ اور نہ میں تمہارے معبودوں میں سے کسی کا پوجنے والا ہوں اور نہ تم میرے معبود حقیقی عزوجل کے عابد و پرستار ہو

اور فرماتا ہے۔

وَ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ (پ۲۴ ع۴)	اور انھوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا اس کا حق تھا

تو معلوم ہوا کہ اللہ وہ نہیں جو کفار کا مزعوم ہے اور جسے وہ رام رام سے پکارتے ہیں تو ظاہر ہوا کہ مسلمانوں کا خدا خدا کرنا اور کفار کا رام رام بکنا ہرگز ایک نہیں ہو سکتا۔ **اور کفار کے رام رام جپنے کو خدا کی یاد جاننا بیشک الحاد ہوا''** ــــــ (فتاویٰ مصطفویہ ص۲۰۰) ــــــ

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کفر وشرک مٹانے آئے۔ جو حضور پر کفر وشرک کی اجازت دینے کا افتراء باندھے کافر ہے۔ کفار مکہ خانہ کعبہ کا طواف کرتے وقت کہتے

لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ	ہم تیری خدمت کو حاضر ہیں تیرا کوئی شریک نہیں

جب اس سے آگے یہ کہنا چاہتے

اِلَّا شَرِيْكًا هُوَ لَكَ تَمْلِكُهٗ وَمَا مَلَكَ	مگر وہ شریک کہ تیرا ہی مملوک ہے تو اس کا بھی مالک اس کی ملک کا بھی مالک

میرے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے

وَيْلَكُمْ قَطْ قَطْ (۱)	تمہیں خرابی ہو بس بس۔

(۱) صحیح مسلم باب التلبیہ وصفتھا ووقتھا بلفظ قد قد بجائے قط قط

یعنی آگے نہ بڑھو استثناء نہ گڑھو ـــــ (اقتباس فتاویٰ رضویہ ص ۳۶ ۷ ج ۱) ـــــ حالانکہ وہ وقت مسلمانوں کے انتہائی ابتلاو آزمائش اور کافروں کے زور و غلبہ کا تھا اور کافر وہاں بن بلائے آئے اور کفر و شرک بکنے کے خواہاں تھے۔

توجو خود بلاکر کفر و شرک بکنے کا موقع دے اسے منہاج نبوت سے کیا واسطہ۔ **اس پر حکم کفر نقد وقت ہے** کہ وہ کفر پر راضی ہوا اور نہ صرف اس پر بلکہ مجمع میں شریک جو کوئی بھی کفر و شرک کی اجازت اور تفوہ پر راضی ہوا اس پر بھی۔ اور جو نا واقف محض مسلمانوں سنّیوں کی خالص محفل سمجھ کر آیا اور ان کفریات و وبالات کو دیکھ سن کر بُرا تو جانا مگر وہاں سے اٹھ کر چل نہ دیا وہ مبتلائے گناہ و حرام ہوا ـــــ قرآن عظیم کی نص قطعی نے ایسی جگہ سے فوراً ہٹ جانا فرض کر دیا اور وہاں ٹھہرنا فقط حرام ہی نہ فرمایا بلکہ ارشاد کیا

وَ قَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِى الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَ يُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِىْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖۤ ﳲ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَ الْكٰفِرِيْنَ فِىْ جَهَنَّمَ جَمِيْعًا

(پ۵ ع ۱۷ آیت ۱۴۰)

بیشک اللہ تم پر قرآن میں حکم اتار چکا کہ جب تم سنو کہ خدا کی آیتوں سے انکار ہوتا اور ان کی ہنسی کی جاتی ہے تو ان لوگوں کے پاس نہ بیٹھو جب تک وہ اور باتوں میں مشغول نہ ہوں ورنہ تم بھی انہیں جیسے ہو بیشک اللہ منافقوں اور کافروں سب کو جہنم میں اکٹھا کرے گا

کیا معبودانِ باطلہ کی نام جپائی پرستش و دہائی اللہ کی آیتوں کا انکار اور ہنسی نہیں؟ ذکر الٰہی کے مطالبے پر حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو یاد کرنا اور اللہ تعالیٰ کو فادر گاڈ کہنا ان کے اپنے مذہب کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو خدا کا بیٹا اور خدا بتانا ہوا خود قرآن عظیم نے ان کا یہی اعتقاد بتایا۔ کیا یہ اللہ کی آیتوں کا انکار اور ہنسی نہیں؟ ـــــ اور جب ہے اور بے شک ہے تو مسلمانو! کیا قرآن عظیم کی یہ آیتیں تم نے منسوخ کر دیں یا اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی اس سخت وعید کو سچا نہ سمجھے یا کافروں جیسا ہونا قبول کر لیا ـــــ

اور جب کچھ نہیں تو پھر ایسے جلسے میں شرکت کیوں ہے جو خدا اور سول وقرآن پر اعتراضوں کے لیے کیے جاتے ہیں ــــ بھائیو! ـــــ میں نہیں کہتا قرآن فرماتا ہے کہ ـــ اِنَّکُمْ اِذًا مِّثْلُھُمْ ـــ ایسے جلسوں میں شرکت والے سب انہیں کافروں کے مثل ہیں وہ اعلانیہ کافر ـــ یہ زبان سے کلمہ پڑھیں اور دل میں خدا اور سول وقرآن کی اتنی عزت نہیں کہ جہاں اللہ و رسول وقرآن کی توہین ہوتی ہو وہاں سے بچیں تو یہ منافق ہوئے۔ جب تو فرمایا کہ ـــ اللہ انہیں اور انہیں سب کو جہنم میں اکٹھا کرے گا ـــ الٰہی اسلامی کلمہ پڑھنے والوں کی آنکھیں کھول

ولاحول ولاقوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم۔

مسلمان اگر قرآن عظیم کی اس نصیحت پر عمل کریں تو ابھی ابھی دیکھیں کہ دشمنان خدا کے سب بازار ٹھنڈے ہوئے جاتے ہیں ملک میں ان کے شور وشر کا نام ونشان نہ رہے گا جہنم کے کندے شیطان کے بندے آپس ہی میں ٹکرا ٹکرا کر سر پھوڑیں گے اللہ و رسول وقرآن عظیم کی توہینوں سے مسلمانوں کا کلیجہ پکانا چھوڑیں گے اور اپنے گھر بیٹھ کر بکے بھی تو مسلمانوں کے کان تو ٹھنڈے رہیں گے اے رب میرے توفیق دے جل وعلا۔ وصلی اللہ تعالیٰ علی نبیہ وآلہ وسلم ـــ (اقتباس فتاوی امام اہل سنت ص ۷۱ ج ۱۲) ـــــ

ہوا کا رخ دیکھ کر چلنے والے ابن الوقت مُنش تقریباً صدی پیشتر اس تفوہ سے زبان آلودہ کر چکے کہ ـــ " مسجد نبوی میں وفودِ کفار قیام کرتے تھے اور اپنے طریقہ پر عبادت بھی کرتے تھے " ـــ اس پر امامِ مؤیَّد مِنَ اللہ سیدی شاہ احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ـــــ " یہ کہنا کہ وفود کفار مسجد نبوی۔صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ میں اپنے طریقے پر عبادت کرتے تھے محض جھوٹ ہے ـــــ اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسے جائز رکھنے کا اشعار حضور اقدس۔صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ پر افترائے فُجّار

ـــــ حاشا کہ اللہ کا رسول گوارا فرمائے کہ کسی مسجد نہ کہ خاص مسجد مدینہ کریمہ میں نہ کہ خود حضور اقدس۔صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ کے سامنے بتوں یا مسیح کی عبادت کی جائے ـــــ اِن مفتریوں کے نزدیک خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مسجد میں خود حضور کے سامنے کفار اپنے طریقے کی عبادت کرتے تھے (معاذ اللہ)

وَيۡلَكُمۡ لَا تَفۡتَرُوۡا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا فَيُسۡحِتَكُمۡ بِعَذَابٍ۔ (پ۱۶ ع۱۲ سورۃ۲۰ آیت۶۱)	تمہیں خرابی ہو اللہ پر جھوٹ نہ باندھو کہ وہ تمہیں عذاب سے ہلاک کردے۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے مسجد کریم کے سوا کوئی نشست گاہ نہ تھی جو حاضر ہوتا یہیں حاضر ہوتا۔ کسی کافر کی حاضری معاذ اللہ بطور استیلا و استعلا نہ تھی بلکہ ذلیل وخوار ہوکر یا اسلام لانے کے لیے یا تبلیغ اسلام سننے کے واسطے کہاں یہ اور کہاں وہ جو بدخواہانِ اسلام نے کیا'' ـــــــ (فتاوی رضویہ ص۸۴ ج۶)

اور ـــــ '' المَحَجَّة المُؤتَمِنَه '' میں فرمایا ـــــ '' مسئلہ ـــ دخولِ کافر بہ مسجد ـــ یہ تمام متون مثل تحفۃ الفقہاء وہدایہ ووقایہ وکنز ووافی ومختار واصلاح وغرر وملتقیٰ وتنویر اور ان کے سوا محیط سرخسی واشباہ ونظائر ووجیز کردری وخزانۃ المفتین وفتاوی ہندیہ سب میں ذمّی کے ساتھ مقید ہے ـــــ

عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں ہے۔

قال ابو حنيفة يجوز للكتابى دون غيره واحتج بما رواه احمد فى مسنده بسند جيد عن جابر رضى الله تعالىٰ عنه قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لايدخل مسجدنا هذا بعد عامنا هذا مشرك الا اهل العهد و خدمهم. (فتاوى رضويه ص ۲۳ ۵ مترجم ج ۱۴)	امام ابوحنیفہ نے فرمایا مسجد میں کتابی (ذمی) کا آنا جائز ہے اور کفار کا نہیں اور امام اس پر اس حدیث سے سند لائے جو امام احمد نے اپنی مسند میں کھری اسناد کے ساتھ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس سال کے بعد ہماری اس مسجد میں کوئی مشرک نہ آنے پائے سوائے ذمیوں اور ان کے غلاموں کے۔

کتاب وسنت اور اساطین ملت کے ان واضح ارشادات کے بعد کسی ذی انصاف پابندِ اتباعِ اسلاف کو مجالِ دم زدن نہ رہی ـــــ اب بھی ذہنِ قاصر کسی تاریخ یا سیرت نگار کی اس کے برخلاف کسی نقل و روایت سے استناد پر جمود سے

باز آنے کے لیے تیار نہ ہوتو امام مجتہد مطلق سیدنا احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ملاحظہ ہو

و فی المقاصد و البرھان و الا تقان و غیرھا عن الامام الاجل احمد بن حنبل رضی اللّٰہ تعالی عنہ قال ــــــ" ثلث کتب لا اصل لھا المغازی و الملاحم و التفسیر

(الا تقان جزء ۴ ص ۸۷۴)

مقاصد، برہان اور اتقان وغیرہ میں امام اجل احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ وہ فرماتے ہیں ــــــ "تین فنون کی کتابیں بے سند ہیں ان کی کوئی اصل نہیں (۱) کتب سیرت (۲) کتب تاریخ (۳) کتب تفسیر" ــــــ

امام اہل سنت قدس سرہ نے اس کو نقل فرما کر کہا

قلت ھذا و ان لم یکن جاریا علی اطلاقہ لما یشھد بہ الواقع الا انہ لم یقلہ مالم یر الخلط غالبا علیھا کمالا یخفیٰ و ھذا فی زمانہ فکیف بما بعدہ

(فتاوی رضویہ مترجم ص ۵۳۷ ج ۲۸)

میں کہتا ہوں اُن کے فرمانے کا یہ مطلب تو خیر نہیں ہے کہ تاریخ و سیرت و تفسیر کی سب کتابیں اور از اول تا آخر ایسی ہی ہیں۔ کیونکہ وہ کتابیں اور جو کچھ اُن میں ہے گواہ ہیں کہ اُن امام اجل کے فرمانے کا یہ مطلب نہیں ــــ تاہم اتنا یقینی ہے کہ انہوں نے بے سند باتوں کی آمیزش ان کتابوں پر غالب دیکھ کر ہی ایسا فرمایا۔ یہ اُن امام اجل کے زمانے یعنی (تیسری صدی ہجری) کا حال تھا تو اس کے بعد کیسا کچھ حال ہوا ہوگا۔

جسے کھلے کافروں مشرکوں منہ پر اسلام وقرآن کو جھٹلانے والوں سے غیرت نہیں وہ اگر ان کافروں سے جو اسلام کا لبادہ اوڑھے ہیں شیر وشکر ہو جائے تو کوئی حیرت نہیں مگر اوہام باطلہ کے چرخ چہارم کو تارِ عنکبوت کر کے حق کے نورانی چہرے سے باطل کا گرد و غبار صاف کر دینا نہایت اہم ہے

مسلمانو! محبت کے تخیل میں مگن یا زعم میں مبتلا ہو کر ذکر و صدا، آہ و فغاں، چشم نمی و صورت گری، صعوبت تحملی، مشقت تماشا کردنی سب آسان ہے ـــــ اور حکم کی بندگی امرِ الٰہی و رسالت پناہی کے حضور سرخمی یعنی شرع مصطفوی کے سامنے بلا چوں و چرا بلا پس و پیش گردن افگنی اور بہ صمیمِ قلب تسلیم کردنی بڑی شاق ہے مگر یہی محبت کی وہ سچی صراط مستقیم ہے جس پر صحابہ چلے تابعین چلے تبع تابعین چلے ائمہ مجتہدین چلے اور قیامت تک ان کے متبعین چلیں گے جس کا قدم آج اس صراط پر استوار ہے وہ کل بہ رحمت الٰہی صراط نار سے پار ہے ـــــ جس نے جانا اس نے جانا اور جس نے نہ جانا وہ اب جان لے کہ آج بات اپنے اختیار میں ہے کل پھر مہلت کہاں ۔ ھا ھا لَا اَدْرِیْ کہنے سے رخصت کہاں ـــــ وہابیہ دیوبندیہ نے صاف صریح لکھا

ـــــ " آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنوں بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے الی قولہ اور اگر تمام علوم غیب مراد ہیں اس طرح کہ اس کی ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا بطلان دلیل نقلی و عقلی سے ثابت ہے " ـــــ

اس میں علم غیب کی صرف دو قسمیں کی کُل اور بعض ـــــ کُل کا صاف انکار کیا اور جو بعض مانا تو اس بعض کے لیے صاف صریح کہہ دیا کہ ایسا تو ہر عام انسان ہر بچے پاگل بلکہ ہر جانور کو بھی ہے (معاذ اللہ)

عرف خواہ لغت زبان یا محاورۂ بیان انصاف سے پوچھو تو یہی بتاتے ہیں کہ وہابیہ دیوبندیہ نے اس بولی میں حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے علم غیب کو بچوں پاگلوں جانوروں سے التزاماً ملایا اور صراحۃً توہین کی ـــــ یہ صاف صریح **توہین** پیشوائے دیوبندیہ مولوی اشرفعلی تھانوی صاحب نے حفظ الایمان میں ۱۳۱۹ھ تیرہ سو انیس ہجری میں چھاپی اور ۱۳۲۰ھ تیرہ سو بیس ہجری میں المعتمد المستند میں امام اہل سنت قدس سرہ نے جو منکران ضروریات دین اس وقت موجود تھے یعنی نیچری، قادیانی، رافضی وغیرہ ان سب سمیت تھانوی صاحب کی **تکفیر قطعی کلامی** فرمائی اور شائع کی ـــــ

اور **وہ خطوط** جو امام نے تھانوی صاحب کو لکھے جنہیں اتمام حجت کا نام دیکر اپنی حمایت کفر وارتداد کے لیے ڈھال بنایا جاتا ہے وہ خطوط تیرہ سو اٹھائیس ۱۳۲۸ھ اور تیرہ سو انتیس ۱۳۲۹ھ کے ہیں اور مدت سے شائع ہیں اول **الذکر** جسے امام اہل سنت قدس سرہ نے ابحاث اخیرہ (۱۳۲۸ھ) کے تاریخی نام سے موسوم کیا۔ اس میں فرماتے ہیں

____ ''الحمدُ للّٰہ! اس فقیر بارگاہ غالب قدیر۔ عَزَّ جَلَالُہٗ۔ کے دل میں کسی شخص سے نہ ذاتی مخالفت نہ دُنیوی خُصومت' مجھے میرے سرکار ابد قرار حضور پر نور سیّد الابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے محض اپنے کرم سے اس خدمت پر مامور فرمایا ہے کہ اپنے مسلمان بھائیوں کو ایسوں کے حال سے خبردار رکھوں ____ جو مسلمان کہلا کر اللہ واحد قہار۔ جل جلالہ۔ اور محمد رسول اللہ ماذون مختار۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ کی شانِ اقدس پر حملہ کریں ____ تاکہ میرے عوام بھائی مصطفےٰ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ کی بھولی بھالی بھیڑیں ان ''ذِیَابٌ فِی ثِیَابٌ'' کے جُبوں' عماموں' مولویت' مشیخیت کے مقدس ناموں' قال اللہ وقال الرسول کے روغنی کلاموں سے دھوکے میں آکر شکارِ گرگانِ خونخوار ہوکر معاذ اللہ سقر میں نہ گریں ____ سرکار سے مجھے یہ خدمت سپرد ہے کہ عزّتِ سرکار کی حمایت کروں نہ کہ اپنی۔ میں تو خوش ہُوں کہ جتنی دیر مجھے گالیاں دیتے' افترا کرتے' بُرا کہتے ہیں اُتنی دیر محمد رسول اللہ۔ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ کی بدگوئی' منقصت جوئی سے غافل رہتے ہیں' میں چھاپ چکا' اور پھر لکھتا ہُوں میری آنکھ کی ٹھنڈک اس میں ہے کہ میری اور میرے آبائے کرام کی آبروئیں عزّتِ محمد رسول اللہ۔ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ کے لیے سپر رہیں' اللّٰھمّ امین!'' ____

اسی میں استفسارات کے تحت فرمایا____''

(۱) توہین اور تکذیبِ خدا اور سول۔ جل وعلا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ کے **الزاماتِ** قطعیہ

جو مدتوں سے آپ اور آپ کے اکابر جناب مولوی گنگوہی و نانوتوی صاحبان پر ہیں، کیا آپ
اُن میں اس فقیر سے مناظرہ پر آمادہ ہیں یا ہونا چاہتے ہیں؟''۔۔۔۔

حفظ الایمان ۱۳۱۹ھ کی ہے اور ۱۳۲۰ھ میں امام اہل سنت قدس سرہ نے تکفیر فرمائی ہے کیا ایک سال سے کچھ کم و بیش عرصے میں تھانوی صاحب پر وارد الزاماتِ قطعیہ کو مدتیں گزر گئیں؟ ۔۔۔۔۔ اسی میں ہے۔

(۲) کیا آپ بحالتِ صحتِ نفس و ثباتِ عقل بطوع و رغبت بلا جبر و اکراہ اقرار فرماتے ہیں کہ حسام الحرمین و تمہید ایمان و بطش غیب وغیرہ کے سوالات و اعتراضات کا جواب بالمواجہ مہری و دستخطی دیتے رہیں گے، یونہی اُن جوابات پر جو سوالات وارد پیدا ہوں ان کا، یہاں تک کہ مناظرہ انجام کو پہونچے اور بفضلہٖ تعالیٰ حق ظاہر ہو۔

(فتاویٰ رضویہ مترجم ص ۸۷، ۹۳، ۸۸ ج ۱۵ نیز مکتوبات امام احمد رضا محدث بریلوی ص ۱۱۵) ۔۔۔۔۔

کیا حسام الحرمین، تمہید ایمان، بطش غیب یہ سب کتابیں تھانوی صاحب کی تکفیر سے یعنی ۱۳۲۰ھ سے پہلے کی ہیں؟

۔۔۔ ۱۵؍صفر ۱۳۲۹ھ کو امضاء کردہ خط کی ابتداء میں فرمایا ۔۔۔۔

۔۔۔۔ '' فقیر بارگاہِ عزیز قدیر عزّ جلالہٗ تو مدتوں سے آپ کو دعوت دے رہا ہے اب حسب معاہدۂ قرار دادِ مراد آباد پھر محرک ہے کہ آپ سوالات و مواخذاتِ حسام الحرمین کی جواب دہی کو آمادہ ہُوں، مَیں اور آپ جو کچھ کہیں لکھ کر کہیں اور سُنا دیں اور وہیں دستخطی پرچہ اُسی وقت فریقین مقابل کو دیتے جائیں کہ فریقین میں سے کسی کو کہہ کے بدلنے کی گنجائش نہ رہے''۔۔۔۔

یہ حسام الحرمین کے سوالات و مواخذات کیا تکفیر سے پہلے ہیں؟۔۔۔۔۔ اسی میں آگے فرمایا

۔۔۔۔۔ '' وہاں بات کتنی ہے، اسی قدر کہ یہ کلمات شانِ اقدسِ حضور پُر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں توہین ہیں یا نہیں؟ یہ بعونہٖ تعالیٰ دو منٹ میں اہلِ ایمان پر ظاہر ہو سکتا ہے''۔۔۔۔۔ (فتاویٰ رضویہ مترجم ص ۹۸ ج ۱۵)۔

دیکھو ! اہل ایمان پر ظاہر ہونا فرمایا ـــــ یا تھانوی صاحب پر؟ـــــ

اِن خطوط کو اتمامِ حجت کا نام دینے والے خیالِ تحقیق میں مگن مگر ظن و تخمین کے متبعین کی سعی کا حاصلِ بے حاصل یہ ہے کہ ـــــ امام اہل سنت قدس سرہ نے ۱۳۲۰ھ سے آٹھ سال آگے جا کر توہین کے علمبرداروں سے اتمام حجت کیا ـــــ اور پھر واپس آٹھ سال پیچھے آ کر ان توہین کے پرستاروں کی **تکفیرِ قطعی کلامی کی** ـــــ بُرا ہو حملہ ٔ بت کفر وارتد اد کا۔ کیا انہوئی بلواتی ہے ـــــ

۱۳۱۹ھ سے پہلے دیکھئے تو ۱۳۱۸ھ میں سائل نے قول براہین نقل کرتے ہوئے پوچھا ـــــ

ـــــ ''نیز عمرو کا دعویٰ ہے کہ شیطان کا علم معاذ اللہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے اس کا گنگوہی مرشد اپنی کتاب براہین قاطعہ کے ص ۴۷ پر یوں لکھتا ہے کہ ـــــ '' شیطان کو یہ وسعتِ علم نص سے ثابت ہوئی فخرِ عالم کی وسعتِ علم کی کون سی نص قطعی ہے'' ـــــ (فتاوی رضویہ مترجم ص ۴۸۶ ج ۲۹) ـــــ اس پر جواب میں ـــــ ''اِنباء المصطفےٰ بحالِ سِرٍ و اخفیٰ'' ـــــ میں فرمایا

ـــــ '' وہ شخص جو شیطان کے علمِ ملعون کو علمِ اقدسِ حضور پرنور عالِم ماکان و مایکون ۔صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔ سے زائد کہے اُس کا جواب اِس کفرستانِ ہند میں کیا ہوسکتا ہے ان شاء اللہ القہّار روزِ جزا وہ ناپاک نا ہنجار اپنے کیفرِ کفری گفتار کو پہونچے گا۔

وَ سَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَىَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ (پ ۱۹ ع ۱۵ آیت ۲۲۷)	اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کون سی کروٹ پر پلٹا کھائیں گے۔

یہاں اسی قدر کافی ہے کہ یہ ناپاک کلمہ صراحۃً محمد رسول اللہ ۔صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔کو عیب لگاتا ہے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عیب لگانا کلمۂ کفر نہ ہو تو اور کیا کلمۂ کفر ہوگا۔

وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ (پ ۱۰ ع ۱۴ آیت ۶۱)	اور جو لوگ رسول اللہ کو ایذا دیتے ہیں ان کے لیے دکھ کی مار ہے

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ وَ اَعَدَّ لَھُمْ عَذَابًا مُّھِیْنًا
(پ۲۲ ع۴ آیت ۵۷)

جولوگ ایذ ادیتے ہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو' اللہ نے اُن پر لعنت فرمائی ہے دنیا اور آخرت میں اور ان کے لیے تیار کر رکھی ہے ذلت والی مار

شفائے امامِ اجل قاضی عیاض اور شرح علامہ شہاب خفاجی مسمّٰی بہ نسیم الریاض میں ہے

(جمیعُ مَنْ سَبَّ النبیَّ ـ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ و سلّم ـ) بِشَتْمَۃ (او عَابَہٗ) ھو اعمّ من السبّ فانّ مَنْ قال فُلانٌ اَعْلَمُ مِنْہُ صلی اللّٰہ علیہ وسلم

یعنی جو شخص نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالی دے یا حضور کو عیب لگائے اور یہ گالی دینے سے عام تر ہے کہ جس نے کسی کی نسبت کہا کہ فلاں کا علم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے

فقد عابہ و نَقَصَہٗ وانْ لَمْ یَسُبَّہٗ (فھوسابٌ والحکم فیہ حکمُ السابّ) مِن غیر فرق بینھما (لا نستثنی) منہ (فصلاً) ای صورۃً (ولا نمتری) فیہ تصریحاً کان او تلویحاً وھذا کلّہ اجماعٌ من العلماء و أئمّۃ الفتویٰ مِنْ لَّدُن الصحابۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھم الیٰ ھلمّ جرًّا اھ مختصرًا ۔ (فتاوی رضویہ مترجم ص۷۰۵ ج۲۹)

اس نے ضرور حضور کو عیب لگایا' حضور کی توہین کی' اگرچہ گالی نہ دی' یہ سب گالی دینے والے کے حکم میں ہیں۔ ان کے اور گالی دینے والے کے حکم میں کوئی فرق نہیں۔ نہ ہم اس سے کسی صورت کا استثناء کریں نہ اس میں شک وتردد کو راہ دیں' صاف صاف کہا ہو یا کنایہ سے' ان سب احکام پر تمام علماء اور ائمۂ فتوی کا اجماع ہے کہ زمانہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے آج تک برابر چلا آیا ہے۔ اھ مختصراً

"اور تمہید ایمان میں جو فرمایا کہ ـــــــ "جب تک ان کی دشنام نہ دیکھی سنی تھی" ـــــــ اس پر حاشیہ میں ہے ـــــــ " جیسے گنگوہی صاحب و انبیٹھی صاحب کہ ان کے اتنے قول کی نسبت میرٹھ سے سوال آیا تھا کہ ـــــــ "خدا جھوٹا ہوسکتا ہے" ـــــــ اس کے بعد معلوم ہوا کہ ـــــــ " شیطان کا علم، رسول اللہ

ـصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ـ کےعلم سے زیادہ بتاتے ہیں''ــــــــــ پھر گنگوہی صاحب کا وہ فتویٰ کہ ــــــــــ ''خدا جھوٹا ہے جو اسے جھوٹا کہے مسلمان سنی صالح ہے''ــــــــــ جب چھپا ہو انظر سے گزرا کمال احتیاط یہ کہ دوسروں کا چھپوایا ہوا تھا اُس پر وہ تیقن نہ کیا جس کی بنا پر تکفیر ہو جب وہ اصلی فتویٰ گنگوہی صاحب کا مہری دستخطی خود آنکھ سے دیکھا اور بار بار چھپنے پر بھی گنگوہی صاحب نے سکوت کیا تو اس کے صدق پر اعتبار کافی ہوا''ــــــــــ(تمہید ایمان ص۵۵)

ــــــــــ اس میں کس مبتلائے وہمِ عاطل کو طمعِ نیلِ مکالمہ و اتمام کی گنجائش ہے؟ــــــــــ خود تمہید ایمان میں ان دشمنانِ دین کی تکفیر کے بارے میں جو فرمایا وہ یہ ہے ــــ

ــــــــــ ''جب تک ان دشنام دہوں (یعنی گالی دینے والوں) سے دشنام صادر نہ ہوئی ــــ یا ــــــــــ اللہ و رسول ـ جل جلالہ ـ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ـ کی جناب میں ان کی دشنام نہ دیکھی سنی تھی ــــ اُس وقت تک کلمہ گوئی کا پاس لازم تھا غایت احتیاط سے کام لیا حتیٰ کہ فقہائے کرام کے حکم سے طرح طرح ان پر کفر لازم تھا مگر احتیاطًا اُن کا ساتھ نہ دیا اور متکلمین عظام کا مسلک اختیار کیا ــــــــــ جب صاف صریح انکار ضروریات دین و دشنام دہی ربّ العٰلمین و سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم اجمعین ـ آنکھ سے دیکھی ــــ تو اب بے تکفیر چارہ نہ تھا کہ اکابر ائمہ دین کی تصریحیں سن چکے کہ

مَنْ شَكَّ فِيْ كُفْرِهٖ وَعَذَابِهٖ فَقَدْ كَفَرَ | جو ایسے کے معذب و کافر ہونے میں شک کرے خود کافر ہے

اپنا اور اپنے دینی بھائیوں عوام اہل اسلام کا ایمان بچانا ضروری تھا لاجرم حکمِ کفر دیا اور شائع کیا''ــــ

نیز اسی میں ہے ــــــــــ ''ہرگز ان دشنامیوں کو کافر نہ کہا جب تک یقینی قطعی واضح روشن جلی طور سے ان کا صریح کفر آفتاب سے زیادہ ظاہر نہ ہولیا جس میں اصلا اصلا ہرگز ہرگز کوئی گنجائش کوئی تاویل نہ نکل سکی''ــــــــــ

ان مرتدین کے کفر پر پردہ ڈالنے کی سعی میں ان کی تکفیر کو امام اہل سنت قدس سرہ کی انفرادی تحقیق کا نام دینے والے کیا بصارت نہیں رکھتے کہ حسام الحرمین کے استفتاء میں یہ افصاحات دیکھیں ــــ استفتاء میں ہے کہ

______ ''المعتمد المستند کی ایک مبحث شریف میں اُن کفری بدعات کے اصول پر کلام کیا ہے جو آج ہندوستان میں شائع ہو رہی ہیں اس مبحث میں سے ہم بعض فرقوں کا ذکر اسی کی عبارت میں آپ حضرات پر عرض کرتے ہیں تا کہ حضرات کے نگاہ و تصدیق سے مشرف ہو اور سنّت شادماں اور مسرور ہو اور حضرات کی **تصحیح و تحقیق** کی برکت سے مذہب اہل سنت پر سے ہر مشکل دور ہو ______ **اور صاف ذکر فرمایئے کہ وہ سردارانِ گمراہی جن کا ذکر اُس مبحث میں کیا ہے آیا ایسے ہی ہیں جیسا مصنف نے کہا ہے تو جو حکم اس میں اس نے لگایا سزاوارِ قبول ہے** ______

یا ان لوگوں کو کافر کہنا جائز نہیں نہ عوام کو اُن سے بچانا اور نفرت دلانا روا ہے؟ ____ اگر چہ وہ ضروریاتِ دین کا انکار کریں اور اللہ رب العلمین اور اُس کے رسول ـ صلی اللہ علیہ وسلم ـ معز زوامین کو بُرا کہیں اور اپنا یہ اہانت بھرا کلام چھاپیں اور شائع کریں اس لیے کہ وہ عالم و مولوی ہیں اگر چہ وہابی ہیں تو ان کی تعظیم شرعاً واجب ہے اگر چہ اللہ و رسول کو گالیاں دیں ______ جیسا کہ بعض جاہلوں کا گمان ہے جن کے دلوں میں ایمان مستقر نہ ہوا ______ اور اے ہمارے سردارو! اپنے رب عز وجل کے دین کی مدد کو **بیان فرمایئے کہ یہ لوگ جن کا نام مصنف نے لیا** اور اُن کا کلام نقل کیا ______ اور **ہاں یہ ہیں کچھ ان کی کتابیں** ان کتابوں کی عباراتِ مردودہ پر امتیاز کے لیے خط کھینچ دیئے گئے ہیں ______ آیا یہ لوگ اپنی ان باتوں میں ضروریاتِ دین کے منکر ہیں؟ ______ اور مرتد کافر ہیں ؟ ______ تو آیا مسلمان پر فرض ہے کہ اُنھیں کافر کہے ______ جیسا کہ تمام منکرانِ ضروریاتِ دین کا حکم ہے جن کے بارے میں علمائے معتمدین نے فرمایا ______ '' جو اُن کے کفر و عذاب میں شک کرے خود کافر ہے ______ جیسا کہ شفاء السقام و بزازیہ و مجمع الانہر و درمختار و غیر ہا روشن کتابوں میں ہے '' ______ (حسام الحرمین ص ۷۳، ۷۴) ______

علمائے حرمین شریفین نے بالاتفاق دیوبندیوں کی تکفیر سے اتفاق کیا۔ آخر تمہید ایمان میں ہے ______ '' جس خوبی و خوش اسلوبی و جوش دینی سے ان عمائد اسلام نے تصدیقیں فرمائیں

بحمد اللہ تعالیٰ کتابِ مُستطاب حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین میں گرامی بھائیوں کے پیش نظر ہے'' ـــــــ

اور کون ہے علمائے اہل سنت میں ـــــ جس نے بعد نظر وغور ـــــ تحقیق خلاف کا اظہار کیا؟ ـــــ

رہا عدم نظر عدم خوض ـــــ وہ کب سند ہے ـــــ کہ اسے دیوبندیہ مرتدین کی حمایت ان کے کفریات کی تخفیفِ شناعت جیسے کفر کے لیے ڈھال بناؤ ـــــ بلکہ ـــ ''بفرض محال کوئی احتمال ان کی عبارتوں میں نکال سکیں ـــــ تو وہ ان کو کیا نفع دے گا وہ احتمال ان کی مراد نہ ہونا ظاہر ہو چکا کہ مراد ہوتا تو کبھی کے اُگل دیتے ـــــ

یہاں سے ظاہر ہوا کہ دیوبندی عبارتیں اگر بفرض غلط متعین نہ تھیں تو اب اُن کے کفر میں متعین ہو گئیں کہ اگر ان میں کوئی پہلوئے اسلام ان کی مراد ہوتا تو کب کے بتا چکتے کس دن کے لیے اٹھا رکھتے ۔

كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ؕ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۔ (پ۲۹ ع۴ ۳۳) | مار ایسی ہوتی ہے اور بیشک آخرت کی مار سب سے بڑی کیا اچھا تھا اگر وہ جانتے '' ـــــ (مختصراً الموت الاحمر ص ۳۹)

اہل انصاف دیکھ لیں کہ کیا اب بھی کسی کو یہ کہنے کا منھ ہے کہ ـــــ دیوبندیہ کی تکفیر امام اہلسنّت قدس سرہٗ کی انفرادی تحقیق ہے ـــــ

مگر بے انصافوں کے دل سے اپنے شبہۂ باطلہ کا خلجان زائل نہیں ہوتا جب تک بالخصوص اسے نہ توڑا جائے ۔

وہ **شبہہ** یہ ہے کہ علامہ فضل حق خیرآبادی علیہ الرحمۃ والرضوان نے مولوی اسماعیل دہلوی کو کافر کہا اور امام اہلسنّت قدس سرہٗ نے کفِ لسان کیا تو علامہ فضل حق خیرآبادی کی تحقیق سے اختلاف کیا ـــــ چنانچہ امام اہل سنت نے فرمایا

ـــــ ''تقویۃ الایمان و صراط مستقیم و یکروزی کا مصنف اسماعیل دہلوی ہے اس پر صد ہا وجہ سے لزوم کفر ہے دیکھو سبحان السبوح و کوکبۂ شہابیہ و متن و شرح الاستمداد ـــــ اور

ـــــ تحذیر الناسِ نانوتوی و براہین قاطعۂ گنگوہی، حفظ الایمانِ تھانوی میں قطعی یقینی اللہ و رسول کو گالیاں ہیں

اور اُن کے مصنفین، مرتدین۔ ان کی نسبت علمائے کرام حرمین شریفین نے **بالاتفاق** تحریر فرمایا ہے۔

من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر

جو ان کے کفر میں شک ہی کرے وہ بھی کافر ہے ''——
(فتاوٰی رضویہ نہم نصف آخر ص۳۱۴)

استیصالِ شبہ:۔ تہی دست تہی دامان نے اتنا دیکھ لیا کہ علامہ خیر آبادی نے دہلوی کو کافر کہا اور امام اہلسنّت نے کفِ لسان کیا —— بس اس کے نہاں خانے میں اختلافِ تحقیق کا بیج اُگ آیا —— کچھ نہ جانا کہ علامہ خیر آبادی کی وہ تحقیق کیا ہے —— اور امامِ اہلسنت کی اس کے برخلاف تحقیق وہ کہاں ہے —— اگر توفیق الٰہی روزی ہو اور حق دیکھنے والی آنکھ اور حق سمجھنے والا دل پائیں تو دیکھیں۔ علامہ خیر آبادی نے تحقیق الفتوٰی میں فرمایا ہے کہ ——

این قائل کہ نفی شفاعتِ محبت در بارگاہِ کبریاء از آنحضرت یا حضرات دیگر انبیاء علیہم السلام و اولیاء می کند، از دو حال خالی نیست، یا اعتقاد دارد کہ —— او سبحانہٗ را با آنحضرت یا حضرات دیگر انبیاء و اولیاء محبت نیست —— این خود کفرِ صریح است، یا محبت را از اسبابِ قبولِ شفاعت نمی داند ——

—— "یہ قائل جو بارگاہ الٰہی میں حضراتِ انبیاء و حضور سید الانبیاء علیہم الصلوۃ والثناء۔ اور اولیائے عظام کے لیے شفاعتِ محبت نہیں مانتا' دو حال سے خالی نہیں یا تو اس کا عقیدہ ہے کہ —— "اللہ تعالیٰ کو اُن حضرات سے محبت ہی نہیں '' —— یہ خود کفرِ صریح ہے —— یا محبت کو قبولِ شفاعت کا سبب نہیں مانتا ——

این ہم بانکارِ نصوصِ صریحہ و احادیثِ صحیحہ می کشد (۱)
(ص۳۴۴ تحقیق الفتوٰی فارسی اردو مکتبہ قادریہ لاہور)

یہ عقیدہ بھی نصوصِ صریحہ اور احادیثِ صحیحہ کے انکار تک لے جاتا ہے ''——

اور فرمایا ہے

—— ''این کلام (کہ وہ مالک الملک اپنے بندوں کو بہتیرا ہی نوازے) مسوق است برائے نفی آثارِ محبوبیت

یہ کلام دہلوی کہ —— وہ مالک الملک اپنے بندوں کو بہتیرا ہی نوازے —— آثارِ محبوبیت

(۱) تحقیق الفتوٰی اردو ص۱۳۹

(یعنی پذیرآئی شفاعت و رضاخواہی او بحانہ) کہ مستلزمِ نفی محبوبیت است (۱) (ص۳۹۱)	یعنی قبولِ شفاعتِ محبت وغیرہ کے انکار میں نص ہے اور اس سے محبت و محبوبیت کی نفی لازم ہے۔

یہ ـــ ''یا'' می کشد' استلزام'' ـــ لزوم وعدم تعین معنیٰ کفر پر صراحۃً دال ہیں

اور یہی ''الاستمداد'' میں زیرِ تکمیل ۱۶ ہے ـــ فرماتے ہیں ـــ ''مسلمانوں کے ایمان میں انبیاء وحضور سیدالانبیاء۔علیہ وعلیہم افضل الصلاۃ والثناء ضرور محبوب ہیں اُن کے غلام تک محبوب ہیں۔

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰهُ. (پ۳ع۱۲ آیت ۳۱)	اے محبوب تم فرمادو کہ اگر خدا سے محبت رکھتے ہوتو میرے غلام ہو جاؤ اللہ کے محبوب ہو جاؤ گے۔

اور ضرور اُنکی محبوبیت کے سبب اُنکی سفارش قبول ہے۔

اقول حدیث کا ارشاد دیکھئے کہ جب حضور شفاعت کا سجدہ کریں گے ارشاد ہوگا ـــ یَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَأْسَکَ وَقُلْ تُطَاع اے محمد اپنا سر اُٹھاؤ اور جو کہنا ہو کہو کہ تمہاری اطاعت کی جائے گی ـــ آنکھوں کا اندھا اطاعت کے لفظ کو دیکھے یہ کمالِ محبوبیت کے سبب، قبولِ شفاعت نہیں تو اور کیا ہے اُن کی محبوبیت کا انکار کفر اور اُس کے سبب اُنکی شفاعت کا قبول نہ ماننا ضلال ہے '' ـــ (ص۱۱۱)

امام اہلسنّت قُدِّسَ سِرُّہٗ نے کوکبۂ شہابیہ میں دہلوی کے اقوال پر کفر کا لزوم اور ظہور و تبادر دکھایا ہے ـــ

تو علامہ خیرآبادی نے شفاعت سے متعلق دہلوی کے شنیع اقوال پر تحقیق الفتوی میں کئی وجوہ سے کفر کا لزوم، کفر کا تبادر دکھایا ہے مثلاً

پہلی وجہ میں شفاعت کو سبب نجات نہ ماننا جو کہ مقصودِ کلامِ دہلوی ہے اس سے انکارِ وجاہت، لازم دکھایا ہے کہ فرمایا۔

(۱) تحقیق الفتوی اردو ص۲۰۰

___ ''مقصودِ قائل ازیں کلام از آغاز تا انجام این است کہ شفاعتِ کسے از انبیاء و اولیاء و ملائکہ و شیوخ سببِ نجاتِ ہیچک گنہگارنمی تو اند شد ۔ سابق گزشت کہ منزلت و مکانتِ آں حضرات دراں بارگاہ سببِ قبولِ شفاعتِ ایشاں برائے اہلِ جرم و گناہ است پس انکارِ مدخلیت و سببیتِ شفاعتِ آں حضرات نسبت بہ نجاتِ اہلِ سیئات باین معنی انکارِ منزلت و مکانتِ آں حضرات است'' ___

(ص ۳۷۴، ۳۷۵ تحقیق الفتوی فارسی)۔(۱)

اس کلام سے اول تا آخر قائل کا مقصود یہ ہے کہ حضراتِ انبیاء و اولیاء و ملائکہ و مشائخ کسی کی شفاعت کسی گنہگار کی نجات کا سبب نہیں ہوسکتی ہے ___ پہلے گزر چکا ہے کہ بارگاہ الٰہی میں ان حضرات کی عزت و منزلت، اہلِ معاصی کے حق میں انکی شفاعت مقبول ہونے کا سبب ہے ___ اسے سبب نہ ماننا ان حضرات کی عزت و منزلت کا انکار ہے۔

دوسری وجہ میں انکارِ وجاہت و محبوبیت کا لزوم اور اس کے الفاظ میں انکارِ وجاہت کا معنی ہونے کا لزوم دکھایا کہ

___ ''تقریر ایں مرام در افہامِ اہلِ اسلام اقتضائے آں دارد کہ از اذہانِ ایشاں وجاہت و محبوبیت نیست و نابود کردہ، در محبت و تعظیمِ ایشاں نسبت بداں حضرات و در اعتقادِ ایشاں بہ وجاہت و پزیرائی شفاعت فرقے وانحطاطے بہ تمکن وقرار آوردہ شود، و در بیانِ نفیِ شفاعتِ وجاہت آں چناں کلمات گفتہ شوند کہ برنفیِ وجاہت و منزلت دلالت داشتہ باشند'' ___

(ص ۳۷۵) (۲)

اس مقصود کو مسلمانوں کے ذہن نشین کرنا اس کا اقتضاء رکھتا اور اس کو لازم کرتا ہے کہ اُن کے ذہنوں سے وجاہت و محبوبیت محو کی جائے، ان حضراتِ عالی مرتبت کے ساتھ مسلمانوں کی محبت و تعظیم اور عقیدۂ وجاہت و قبولِ شفاعت میں فرق ڈالا جائے اور شفاعتِ وجاہت کے انکار میں ایسے الفاظ بولے جائیں جو اس معنی کو بتاتے ہوں کہ ان حضرات کے لیے بارگاہ الٰہی میں عزت و وجاہت نہیں ہے۔

تیسری وجہ میں تخفیفِ شانِ اقدس کا ظاہر متبادر ہونا کہ متعیّن ہونا ہے دکھایا کہ

---

(۱) تحقیق الفتوی اردو ص ۱۸۲، ۱۸۳۔ (۲) اردو ص ۱۸۳، ۱۸۴

____ ''سیاق ایں کلام در متفاہم عرفِ عام دلالتِ واضحہ متبادرہ بر استخفاف دارد، کسے کہ دلالت ایں کلام را بر استخفاف انکار کند یا زبان نمی فہمد و متبادر از سیاق کلام نمی داند'' ____ (ص۳۷۶،۳۷۷) (۱)

اس کلام کا سیاق عرفِ عام کے محاورہ کے مطابق، استخفاف پر ظاہر متبادر دلالت رکھتا ہے۔ جو شخص کہے کہ یہ عبارت توہین کے معنی کو نہیں بتاتی وہ یا تو زبان نہیں سمجھتا اور عبارت کے سیاق سے جو معنی متبادر ہے اسے نہیں جانتا

چوتھی وجہ میں کلام دہلوی کو بے ادبی و بے اعتنائی کی طرف منجر بتایا ____ فرمایا

____ ''بر مضمونِ کلام و حاصلِ مرامِ اُو اثرے مترتب می شود کہ باستخفاف و بے اعتنائی می کشد۔ اعتقاد بہ مُفادِ ایں کلامِ ناتمام، مجوزِ ارتکابِ بے ادبی ہا و بے اعتنائی ہا است'' ____ (ص۳۷۷،۳۷۸) (۲)

____ ''اس کے مضمونِ کلام و حاصلِ مقصود پر ایک اثر مترتب ہو رہا ہے جو بے اعتنائی و استخفافِ شان کی طرف مؤدّی و مفضی ہے ۔ اس کلامِ ناتمام کے معنی پر اعتقاد بے ادبیوں اور بے اعتنائیوں کا راستہ کھول دے گا'' ____

خیر یہ تو اثنائے کلام میں تھا جو بطور بحث و الزام ہونے کی گنجائش رکھتا ہے ____ خلاصۂ فتویٰ و جواب استفتاء میں آیئے کہ خاص مقام بیان حکم ہے ____ اس میں کلام دہلوی کو کیا فرماتے ہیں

کلام قائل مذکور کذب و غرور است

قائل مذکور کا کلام از اول تا آخر کذب و فریب ہے

دیکھو! کذب فرمایا ____ تکذیب نہیں ۔ **ومناط التکفیر وھو التکذیب او الاستخفاف بالدین ، کما فی المعتقد المنتقد** (ص۲۱۲) ____ کذب کیوں ہے؟

چہ او نفی سبب بودن شفاعت برائے نجات گنہ گاراں می کند

اس لئے کہ وہ ___ شفاعت گنہ گاروں کی نجات کا سبب ہے اس کا انکار کرتا ہے

____ ''**والمعتزلة انکروا ھذہ الشفاعة** '' ____ (المعتقد ص۱۲۹) شرح عقائد نسفی میں ہے ''**والشفاعة ثابتة للرسل والاخیار فی حق اھل الکبائر بالمستفیض من الاخبار خلافا للمعتزلة** '' (ص۸۷)

---

(۱) تحقیق الفتویٰ اردو ص۱۸۵ (۲) اردو ص ۱۸۶

حاشیہ مسایرہ للشیخ زین الدین قاسم حنفی میں ہے ـــــ

ـــــ ''وقدروی عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم فی الصحاح والحسان اخبار بالفاظ مختلفة بحیث لو جمعت آحادھا لبلغت حد التواتر فی اثبات الشفاعة فلا اقل من الاشتھار وانکار مااشتھر من الاخبار بدعة وضلالة '' ـــــ (مسامرہ ص۲۱۷)

نیز وجہ ہی میں آگے فرمایا کہ

وفیِ شفاعتِ وجاہت وشفاعت محبت می کند	نیز شفاعتِ وجاہت اور شفاعتِ محبت کا انکار کرتا ہے

نفیِ شفاعتِ محبت کے بارے میں گذر چکا کہ علامہ خیر آبادی اسے انکارِ محبت میں متعین نہیں مانتے اس کے سوا ایک احتمالِ ضلال بھی جانتے ہیں جس سے انکارِ محبت کا لزوم بتاتے ہیں ۔ نیز فرمایا ہے

ـــــ ''نفیِ آثارِ محبوبیت یعنی باریابی وپذیرائی شفاعت مستلزمِ نفیِ محبوبیت است'' ـــــ (تحقیق الفتویٰ فارسی ص۳۹۱ اردو ص۲۰۱)	یعنی بارگاہ الٰہی میں باریاب ہونا شفاعت مقبول ہونا ان جیسے محبوبیت کے آثار کی نفی سے محبوبیت کی نفی لازم ہے ۔

اسی طرح نفیِ شفاعتِ وجاہت، ضلال ہے ـــــ اور اس سے وجاہت کی نفی لازم ـــــ ابھی گذرا کہ ـــــ ''انکارِ سببیتِ شفاعت بہ نجات اہل سیئات، انکارِ منزلت است'' ـــــ ولہذا فرمایا

''ایں اعتقادِ او خلافِ کتابِ مبین واحادیث سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم ـ واجماع المسلمین است''	اس کا یہ عقیدہ کتاب وسنّت واجماع مسلمین کے خلاف ہے ۔

اگر دہلوی عبارت معنیٰ کفر میں متعین ہوتی کفرِ صریح کلامی ہوتی تو جیسے اثنائے کتاب میں کسی معنیٰ ظاہر معنیٰ لازم کو فرمایا کہ ـــــ یہ کفرِ صریح ہے ـــــ یہاں خاص مقامِ حکم میں انہیں دہلوی عبارت کو کفرِ صریح کہنے سے کیا مانع تھا؟

ـــــ یوں ہی جوابِ سوالِ ثانی میں فرمایا

'' کلامِ او بلاتردد و اشتباہ بر استخفاف اشتمال و دلالت دارد چنانکہ در مقام ثالث مذکور و فیما سبق مبرہن و مسطور شد''
(تحقیق الفتویٰ فارسی ص۳۳۲ اردو ص۲۴۷)

اس کی عبارت بے شک استخفاف پر مشتمل ہے اور استخفاف پر دلالت کرتی ہے جیسا کہ مقامِ ثالث میں مذکور ہوا اور اس سے پہلے دلائل سے ثابت ہوا۔

ہم نے مقامِ ثالث اور مقامِ ثانی سے کچھ عبارات لاکر ابھی بتایا ہے کہ علامہ خیر آبادی لزوم وتبین ہی دکھاتے ہیں ــــ اور ظاہر لازم معنی، تنقیص بے شک ہے ــــ بلا شبہ ہے ــــ لیکن متعین نہیں اگر متعین ہوتا تو جیسے علامہ خیر آبادی نے پہلے کسی معنی کو کفرِ صریح یا انکارِ ضروریِ دینی کہا ہے یہاں کہنے سے کہ خاص مقامِ بیانِ حکم ہے انہیں کیا مانع تھا؟ــــــ مگر نہیں ــــــ علامہ خیر آبادی علیہ الرحمہ ــــــ این و آں کی ہوا کے متبع نہ تھے ــــــــــ بلکہ شرع کے متبع تھے۔انہوں نے دہلوی عبارات کو ــــــ ضلالت وبد دینی اور متبین ومتبادر الفاظِ تنقیص اور کفر لزومی ــــــ ہی پایا اور وہی انہوں نے تحقیق الفتویٰ میں ظاہر کیا۔

بالجملہ تحقیق الفتویٰ کا مطالعہ کرنے والا کوئی ذی علم ذی فہم شک نہیں کر سکتا کہ ــــ **علامہ خیر آبادی علیہ الرحمہ نے کلامِ دہلوی کو کفرِ لزومی اور متبین فی الکفر ہی بتایا ہے** ــــ اور یہی امام اہل سنت قدس سرہ نے فرمایا کہ ــــ '' بلاشبہ وہابیہ مذکورین اور اُن کے پیشوائے مسطور پر بوجوہ کثیر قطعاً یقیناً کفر لازم ــــ بلاشبہ جماہیر فقہائے کرام کی تصریحاتِ واضحہ پر یہ سب کے سب مرتد کافر'' ــــ (کوکبہ شہابیہ ص۱۹،۶۲)

تو اختلاف تحقیق کہاں ہوا

رہا یہ کہ پھر علامہ خیر آبادی نے دہلوی کی تکفیر کیسے کی اور امام اہل سنت نے '' کفِ لسان'' کیوں کیا؟

اس کا صافی وشافی جواب یہ ہے کہ ــــ علامہ خیر آبادی علیہ الرحمہ نے باتباع جمہور فقہاء، اسماعیل دہلوی کو اس کے لزومی ومتبین اقوال کفریہ پر کافر کہا ہے ــــ جیسا کہ اسی تحقیق الفتویٰ میں انھوں نے یزیدیوں کی تکفیر کی ہے اس بناپر کہ یزیدیوں نے امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خون بہایا اور اہل بیت نبوت پر ظلم ڈھایا۔فرماتے ہیں

ـــــ ''چنانکہ لشکر اہل شام کہ با امام اہلِ اسلام۔علی جدہ وعلیہ السلام۔بمقام طف کربلا ودشت کرب وبلا بناحق آویختہ خونِ حضرتِ ممدوح وآبروئے ایمانِ خودریختہ خاک مذلت ورسوائی برسرہائے خود بیختہ ازبدترین کفار واشقیائے اہل نارشدند درظاہر شعارِ اہلِ اسلام داشتند وازاتباع ظاہری قدم بیروں نمی گز اشتند لاَ ہرگز محبتِ آنحضرت۔صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔درز دلہائے ایشاں نبودو لاَ ایں چنیں جفابرعترتِ مصطفیٰ۔صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ازایں شاں گے روئے می نمود۔
(تحقیق الفتویٰ فارسی اردومکتبہ قادریہ لاہورص۲۲۲)

جیسے یزیدی لشکر جس نے میدان کربلا میں امام اہلِ اسلام۔علی جدہ وعلیہ الصلاۃ والسلام۔سے ناحق الجھ کر امام عالی مقام کا خون بہایا اوراپنے ایمان کی آبرولٹا کر اپنے سروں پر ذلت ورسوائی کی خاک ڈالی اور **بدترین کفار** واشقیائے اہل نار میں سے ہوئے ــبہ ظاہر مسلمانوں کی علامتیں رکھتے اور ظاہری اتباع سے قدم باہر نہ نکالتے تھے۔مگر اُن کے دلوں میں محبتِ حضور سرورعالم۔صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ہرگز نہ تھی ورنہ اہل بیت نبوت۔صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم۔پر ایسا ظلم وستم اُن سے کیسے سرزد ہوتا۔(تحقیق الفتویٰ ص۲۲۴)

یزیدا ور یزیدیوں نے ـــــ رسول اللہ۔صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔کے جگر پارے کو تین دن بے آب ودانہ رکھ کر مع ہمراہیوں کے تیغ ظلم سے پیاسا ذبح کیا ـــــ مصطفےٰ۔صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔کے گود کے پالے ہوئے تنِ نازنین پر بعد شہادت گھوڑے دوڑائے گئے کہ تمام استخوانِ مبارک چور ہو گئے ـــــ
سرانور کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بوسہ گاہ تھا کاٹ کر نیزے پر چڑھایا اورمنزلوں پھرایا ـــــ حرم محترم مُخدّراتِ مشکوئے رسالت قید کئے گئے اور بے حرمتی کے ساتھ اُس خبیث کے دربار میں لائے گئے ـــــ مکہ ومدینہ وحجاز میں ہزاروں صحابہ وتابعین بے گناہ شہید کئے ـــــ اس سے بڑھ کر قطعِ رحم اورزمین میں فساد کیا ہوگا۔ملعون ہے وہ جو ان حرکات کو فسق وفجور نہ جانے ـــــ (اقتباس فتاوی امام اہلسنت ص۱۰۷ ج۶)
مگر ان مظالم اور قتلِ ناحق کی بناپر تکفیر قطعی کلامی نہیں ہے دیکھو! علامہ سعد الدین تفتازانی علیہ الرحمۃ والرضوان نے

بعض علماء کی طرف سے جو لعن و تکفیر یزید کا قول نقل کیا کہ

بعضُهم اَطْلَقَ اللَّعْنَ علیه لِمَا اَنَّه کَفَرَ حِیْنَ اَمَرَ بقتل الحسین (رضی اللّٰه تعالیٰ عنه) (شرح عقائد نسفی ص ۱۱۷)

بعض علماء نے یزید پر لعنت کا اطلاق کیا اس لیے کہ اس نے کفر کیا جب کہ امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل کرنے کا حکم دیا۔

علامہ علی قاری نے اس تکفیر کی بنا پر کلام فرمایا کہ

الامر بقتل الحسین (رضی اللّٰه تعالیٰ عنه) لا یوجب الکفر فان قتل غیر الانبیاء کبیرة عنه اهل السنة و الجماعة۔ (شرح فقہ اکبر ص ۸۷)

سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل کا حکم دینا موجب کفر نہیں ۔ کیونکہ انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کے علاوہ اور کسی کو قتل کرنا اہل سنت کے نزدیک گناہ کبیرہ ہے۔

یونہی نبراس میں کہا

الامر بالقتل معصیة لا کفر علیٰ قواعد اهل السنة (نبراس شرح شرح عقائد ص ۳۳۱)

قواعدِ اہل سنت کے مطابق قتل کا حکم دینا گناہ ہے کفر نہیں ہے۔

اور خود علامہ تفتازانی نے جو یزید پلید کے بد بخت لشکر کی طرف سے امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مظلوم قتل کیا جانا اور اہلِ بیتِ نبوت کی توہین پر یزید کا راضی ہونا اور خوش ہونا بتواتر ثابت مانا کہ فرمایا

والحقُّ اَنَّ رِضَا یزیدَ بقتل الحسین (رضی اللّٰه تعالیٰ عنه) و استبشارَه بذٰلک و اهانةِ اهل بیت النبی علیه السلام مما تواتر معناه و اِنْ کان تفاصیله اٰحادًا۔ (شرح عقائد ص ۱۱۷)

اور حق یہ ہے کہ یزیدی مظالم کی ہر ہر روایت اگر چہ متواتر نہیں مگر ان تمام روایت کا جو خلاصہ اور نچوڑ ہے کہ ــــــ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل اور اہل بیت نبوت کی توہین پر یزید راضی اور خوش ہوا ــــــ یہ ضرور متواتر ہے ــــــ

اس کے بھی بنائے تکفیر ہونے پر علامہ علی قاری نے کلام کیا۔ فرمایا

الرضابقتل الحسین لیس بکفر لما سبق من ان قتله لایوجب الخروج عن الایمان بل هو فسق و خروج عن الطاعة الٰی العصیان ۔
(شرح فقہ اکبر ص ۸۸)

امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل پر راضی ہونا کفر نہیں ہے اس کی وجہ وہی ہے جو پہلے گزری کہ قتل کی یہ ناپاک جسارت موجبِ کفر نہیں ۔ ہاں فسق ہے' امتثالِ امرِ الٰہی ۔ جلّ وعلا ۔ سے تجاوز اور گناہ پر اقدام ہے ۔

یونہی "نبراس" میں اس پر نظر میں کہا ۔

الرضا والاستبشار انما یکون کفرا اذاکان بالمعصیة من حیث هی معصیة واما للعداوة الدنیویّة فلا کما قرره المحققون ۔

کفر جب ہوگا کہ قتل جیسے گناہ پر رضا اور خوشی اسی لیے ہو کہ وہ گناہ ہے ـــــ باقی دنیوی دشمنی کی وجہ سے ہوتو کفر نہیں ـــــ جیسا کہ یہی محققین کی تحقیق ہے ۔

اور علامہ کمال الدین ابن ہمام قُدِّسَ سِرُّہٗ "مسایرہ" میں فرماتے ہیں

وَاخْتُلِفَ فی اِکفاریزید فقیل نعم وقیل لااذ لم یَثْبُتْ لنا عنه تلک الاسباب الموجبة وحقیقةُ الامرِ التوقفُ فیه ورجعُ امرِهٖ الی اللّٰه سبحانه ۔
(مسایرہ مع شرح مسامرہ ص ۲۷۳)

یزید کی تکفیر میں اختلاف ہے بعض نے اسے کافر کہا ـــــ بعض نے کہا کافر نہیں کیونکہ وہ موجبِ کفر اسباب یزید کی نسبت ہمیں پایۂ ثبوت کو نہ پہونچے ـــــ اور حقیقتِ حال یہ ہے کہ اس کے بارے میں توقف ہو اور اس کا معاملہ اللہ سبحانہ تعالیٰ پر چھوڑا جائے ۔

یہی علامہ بحر العلوم عبد العلی محمد بن نظام الدین لکھنوی قُدِّسَ سِرُّہٗ نے فواتح الرحموت میں فرمایا

انه کان من اخبث الفساق و کان بعیدا بمراحل من الامامة بل الشک فی ایمانه خَذَلَهُ اللّٰهُ تعالیٰ ۔ (ص ۲۷۳)

یزید نہایت خبیث فاسق تھا اور منصبِ خلافت سے کوسوں دور ۔ بلکہ اس کے مومن ہونے ہی میں شک ہے اللہ پاک اسے رسوا کرے ۔

علامہ ابن ہمام قُدِسَ سرُّہٗ نے جو بعض سے یزید کی تکفیر نقل کی اس تکفیر کی بنا ان کے تلمیذ علامہ کمال ابن شریف نے مسامرہ میں یہ بتائی ــــــــ

لـــماوقــع مــنه الا جتراء علی الـذُرِّيَـــة ا لطاهرة كالامربـــقتل الحسين (رضی الله تعالیٰ عنه) ومَاجَریٰ ممايَنبُوعن سَـــماعه الطَبُعُ ويَصَمُّ لِذِكرِه السَمُعُ .
(مسامره ص۲۷۳)

بعض نے جو یزید کی تکفیر کی اس کی بنا وہ جرأت و جسارت ہے جو پاک خاندان نبوت کے خلاف یزید سے سرزد ہوئی کہ ظالم نے امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل کا حکم دیا نیز اور بھی جو کچھ ظلم و ستم کیا جسے سچے اسلامی دل سننا گوارا نہیں کرتے اور کان جواب دے جاتے ہیں۔

لیکن علامہ علی قاری نے کہا کہ امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو یزید کو کافر کہا اس کی بنا یہ نہیں اور لعل یعنی شاید کہہ کر بناء یہ بتائی کہ

لعله وجه ماقال الامـام احمد بتكفيره لِمَا ثَبتَ عنده نقلُ تقريره ــ من تحليل الخَـمُر ومـن تفوهه بعــد قتل الحسين واصحابه اِنّي جازيتُهم باشياخ قريش و صـناديد هم في بدر و امثال ذٰلک ــ لا لِمَا وقع عنه مـن الاجتـراء علی الذُرّية الـطاهرة كمـا عَلَّلَ بـه شارحُ كلامـه فانه ليس علـی وَفُقِ مَـرامـه . (شرح فقه اکبر ص۸۸)

امام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو یزید کو کافر کہا اس کی بنا شاید یہ ہے کہ وہ موجب کفر امور یعنی ـــــــ یزید کا شراب کو حلال کرنا اور امام عالی مقام اور آپ کے رفقاء کو شہید کرنے کے بعد یہ بکنا کہ ـــــ ''میں نے ان سے اُس کا بدلہ لیا جو انھوں نے قریش کے سرداروں کے ساتھ بدر میں کیا تھا'' ـــــــ اور اسی طرح کی اور باتوں ــــ کے اثبات کی روایت امام احمد بن حنبل کے نزدیک پایۂ ثبوت کو پہونچی۔ اُن کے تکفیر فرمانے کی بنا وہ جرأت و جسارت نہیں ہے جو یزید نے پاک خاندانِ نبوت پر کی جیسا کہ اُن کے کلام کے شارح نے یہی بنا ٹھہرائی۔ کیونکہ یہ بنا علامہ ابن ہمام کے مقصود و مرام سے میل نہیں کھاتی۔

ثابت ہوا کہ پاک خاندانِ نبوت پرظلم وستم قطعا یقیناً ملعون حرکت اور بلاشک وشبہ فسق وفجور ہے مگر کفرصریح قطعی کلامی نہیں۔اسی ظلم وستم کی بنا پرشرح عقائد نسفی ، مسامرہ وغیرہ میں بعض کی طرف سے یزید کی تکفیر کا قول نقل کیا گیا ـــــ اوراسی **ظلم وستم کی بنا پرعلامہ خیرآبادی نے یزیدیوں کی تکفیر** کی ـــــ اس جہت سے کہ اس ظلم وستم سے **لازم آتا** ہے کہ یزیدیوں کے دل میں حضوراقدس۔صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔کی محبت ہرگز نہ تھی ـــــ اور جسے حضورصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت نہیں وہ ہرگز مسلمان نہیں ـــــ فرماتے ہیں ـــــ " ان کے دلوں میں حضور سرورعالم۔صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔کی محبت ہرگز نہ تھی ـــــ ورنہ اہل بیت نبوت۔صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَعَلَیْہِم وَسَلَّم۔ پرایسا ظلم وستم ان سے کیسے سرزدہوتا" ـــــ(۱) جیسا کہ تحقیق الفتویٰ سے ص۳۲ پرگذرا

اورلزوم پرتکفیر میں علمائے اہلسنّت مختلف ہیں امام علامہ قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ کی تصنیف لطیف ''شفاء شریف'' سے امام اہلسنّت نقل فرماتے ہیں۔

ـــــ" مـن قال بالمآل لِمَا يُؤَدِّيْهِ اليه قولُه ويَسُوْقُهٗ اليه مذهبُه كَفَّرَهٗ فكانهم صَرّحوا عنده بـمـا اَدّىٰ اليـه قولُهم ومَنْ لَمْ يَرىٰ اَخْذَهم بمآل قـولهـم ولاألـزَمَهُـم بـمُـوجَـب مذهبهم لَمْ يَـرَ اكـفـارَهـم فعلى هذين الماخذين اختلف الناسُ مـن عـلـمـاءِ الـمـلـة واهلِ السنة فى اكفار اهل التـاويـل والـصـوابُ تـركُ اكـفـارِهـم اھ.
(ملخصاًنسیم الریاض ص۵۲۹ ج۴۔فتاویٰ رضویہ ص۲۶۶ ج۶)

جنہوں نے مآلِ مقال ولازمِ سخن کی طرف نظر کی توحکمِ کفردیا گویاان کے نزدیک قائل نے اپنے لازمِ سخن کی تصریح کردی ـــــ اورجنہوں نے مآلِ مقال، قائل کے ذمے عائد نہ کیااور یہ دیکھا کہ لازمِ مذہب، مذہب نہیں انہوں نے قائل کی تکفیر نہیں کی ـــــ علمائے اہلسنّت جواہلِ تاویل کی تکفیر میں مختلف ہوئے اس کا ماخذ یہی دوامور ہیں نظر بہ مآل اورعدم نظر بہ مآل۔

(۱) تحقیق الفتویٰ فارسی اردو مکتبہ قادریہ لاہور۔ص۴۲۲ ـــــ اردو ص۲۳۴

ـــــ ''امام ابن حجر باآنکہ بہت احتیاط برتتے ہیں اعلام میں فرماتے ہیں ۔

فالـلفظ ظاهر فی الكفر وعند ظهور اللفظ فيــــــــه لا يحتاج الی نيتـه كـمـا علمه من فروع كثيرة وان اَوَّلَ قَبْلَ مِنْهُمْ .

لفظ معنیٰ کفر میں ظاہر ہے اور بہ وقت ظہور حکم لگانے کے لیے قائل کی نیت معلوم کرنے کی حاجت نہیں جیسا کہ یہ فروع کثیرہ سے معلوم ہے ـــــ اور قائل اگر تاویل کرے تو قبول کرلیں گے۔

نیز فرماتے ہیں ۔

عـمـلـنـا بما دل عليه لفظه صريحاً وقلنا له انت حيثُ اَطْلَقْتَ هذااللفظ ولم تُؤوّل كـنـتَ كافرا وانْ كنتَ لم تقصِد ذلک لانا انمـا نـحـكـم بـالـكـفر بـاعتبـار الظـاهر وقصدک وعدمه انما ترتبط به الاحكام بـاعتبـار البـاطن .(الموت الاحمر ص ۲۸)

ہم اس معنیٰ پر کارروائی کریں گے جس پر قائل کا لفظ صراحۃً دال ہے اور اس سے کہیں گے تو نے جب یہ لفظ مطلق کہا اور تاویل نہ کی تو تو کافر ہوگیا اگر چہ تیری مراد وہ معنی کفر نہ ہو کیونکہ ہم تو لفظ کے ظاہر معنی کے اعتبار سے کفر کا حکم لگاتے ہیں ۔نیت ہونے نہ ہونے سے تعلق احکام باطنی کا ہے

علامہ خیر آبادی نے اسی ـــــ مسلکِ تکفیر بر لزوم وظہور ـــــ پر اپنی شہرہ آفاق کتابِ لاجواب ـــــ ''امتناع النظر'' ـــــ میں بھی مشق فرمائی ـــــ جو اسماعیل دہلوی اور اس کے حامی کے رد میں ـــــ آپ نے تحریر کی ـــــ چنانچہ اس میں فرمایا

ـــــ ''باید دانست کہ ازیں قائل تا ایں مقام چند موجباتِ کفر او سرزدشدہ اند، اگر ایں قائل بعد متنبہ شدن بر اں موجباتِ کفر، باعلانِ تمام توبۂ نصوح نماید در دینِ اسلام باز درآید وگر اختیار نار بر آر کند

ـــــ ''جاننا چاہیے کہ اس قائل سے شروع کتاب سے یہاں تک چند امور اُس کے کفر کے موجب سرزد ہوئے ہیں اگر یہ قائل ان موجباتِ کفر پر متنبہ ہوکر باعلان تمام سچی توبہ کرے تو دینِ اسلام میں واپس آجائے گا اور عار پر نار کو اختیار کرے

روسیاہ جہنم رود وما علینا الا البلاغ۔ نخستین از موجباتِ کفر اواین است کہ دراواہلِ خرافاتِ تامۂ خودگفتہ است کہ ایں کلیہ کہ ہیچ یک ممتنعِ ذاتی داخلِ تحتِ قدرتِ الٰہی نیست محلِ کلام است پس اوتجویزِ دخولِ ممتنعاتِ ذاتی تحتِ قدرتِ الٰہی می کندو برایں تجویز **لازم** است کہ عدم **الواجب** سبحانہٗ وشریک الباری ودیگر ممتنعاتِ ذاتی داخلِ تحتِ قدرتِ الٰہی باشندوقول بایں **لازم** کفراست پس ازیں قول او تجویز بغلط انحائی کفر بر او **لازم** است وغایتِ جہلِ اوازندانستنِ اومعنی امتناع ذاتی ومعنی قدرت ازیں تجویز پیداست وجہل او عذر کفرنمی تواند شد''۔۔۔(ص ۲۵۸)

تو روسیاہ جہنم میں جائے گا۔ اور ہمارے ذمے تو یہی پہونچا دینا ہے۔ پہلا اس کے کفر کا موجب یہ ہے جو اوئلِ خرفاتِ کاملہ میں کہا تھا کہ۔۔۔۔۔۔''یہ کلیہ کہ۔۔۔کوئی محالِ ذاتی تحتِ قدرتِ الٰہی نہیں۔ **محلِ غور** ہے''۔۔۔۔۔۔۔اِس میں وہ **محالات** ذاتیہ کا زیرِ قدرتِ الٰہی ہونا **ممکن** ٹھہرا رہا ہے۔۔۔اس سے لازم کہ عدم واجب سبحانہ اور شریک باری اور اس کے سوا اور محالاتِ ذاتیہ زیرِ **قدرتِ** الٰہی ہوں۔۔۔ اور اِس لازم کا **قول** کفر ہے۔۔۔تو اُس کے اِس **قول** سے نہایت شنیع کفر کا امکان ماننا اُس پر لازم ہے۔۔۔ اور جب وہ **قدرت** وامتناعِ ذاتی کا معنٰی نہیں جانتا تو اس سے **ظاہر** ہے کہ **اس** شنیع تر کفر کا امکان ماننا جو اُس پر **لازم** آرہا ہے اس سے بھی مطلق **جاہل** ہوگا۔۔۔ مگر اس کی یہ جہالت، کفر میں عذر نہیں ہوسکتی''۔۔۔۔

دیکھو! صاف فرما رہے ہیں کہ لازم سے وہ بے خبر ہے مطلق **جاہل** ہے پھر بھی۔۔۔ اُس کی بولی کو جو کہ **کفرلزومی** ہے **اُس کے کفر** کا مُوجِب شمار کررہے ہیں یعنی صرف **قول** ہی کو اس وجہ سے کہ اُس **قول** سے کفر لازم آتا ہے کفر نہیں کہہ رہے ہیں بلکہ **قائل** کی طرف کفر کی نسبت کررہے ہیں۔ یعنی **قائل** کو کافر۔۔۔فرما رہے ہیں۔۔۔ تو صاف **عیاں ہے کہ وہ مسلک فقہاء پر تکفیر کرتے ہیں**۔۔۔ سر دست اتنے ہی پر اکتفا کرتے ہیں کہ

ع اگر درخانہ کس است یک حرف بس است۔۔۔

طالب حق کے لیے ایک حرف کافی ہے۔ اور مُعاند کے لیے دفتر بھی ناوافی ہے۔

وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْراً فَمَا لَهٗ مِنْ نُوْرٍ۔ | اللہ جس کے لیے نور نہ کرے اس کے لیے کہیں نور نہیں

(پ۱۸ ع۱۱ آیت ۴۰)

اگر کہو کہ علامہ خیر آبادی نے تو اسماعیل دہلوی کے اقوال پر جہاں یہ فرمایا ہے کہ ــــ ''**قائل** ایں کلام لاطائل ازروئے شرع مبین بلاشبہ کافرو بے دین است'' ــــ (سیف الجبار ص ۶۰) ــــ وہیں یہ بھی فرمایا ہے کہ ــــ ''ہر کہ در کفر اوشک آرد کافرو بے دین و نا مسلمان و لعین است'' ــــ (سیف الجبار ص ۶۰)

ہاں بے شک فرمایا ہے مگر جب ثابت وواضح ہو چکا کہ وہ **عبارات دہلوی میں لزوم ہی جانتے ہیں اور تبیّن ہی مانتے ہیں** ــــ تو خود اُن کی تحقیق ان کی تسلیم اور تکفیر کے سلسلے میں ان کی روشِ فقہی پر مشی وہ امور ہیں جو اُن کے ــــ ''ہر کہ در الخ'' ــــ فرمانے کا یہ محمل ٹھہراتے ہیں کہ ــــ جو دہلوی پر کفر لازم ہونے میں شک کرے اس پر بھی کفر لازم ہے ــــ

اور امام اہلسنّت ــــ دہلوی پر کفر لازم ہونے میں شک نہیں کرتے ــــ فرماتے ہیں ــــ ''بلاشبہ گروہ مذکور اور اس کے پیشوائے مسطور پر بوجوہ کثیر قطعاً یقیناً کفر لازم ــــ وہابیہ اسماعیلیہ اور اس کے امام نافرجام پر **جزماً قطعاً اجماعاً بوجوہ کثیرہ کفر لازم**'' ــــ (کوکبہ شہابیہ ص ۶۲،۱۰)

دیکھو! دہلوی پر کفر لازم آنے کو جزمی فرمایا **قطعی** فرمایا یقینی فرمایا۔ بلاشبہ فرمایا۔ یعنی اس میں شک نہیں ہے ــــ اور **اجماعی** فرمایا ــــ یعنی اس میں متکلمین بھی فقہاء کے ساتھ ہیں ــــ صرف تکفیر نہیں کرتے ہیں۔ کافر نہیں کہتے ہیں ــــ باقی **لزوم** تو بیشک مانتے ہیں ــــ اور یہی وجہ ہے کہ **قائل** کو تکفیر کے سوا اور احکامِ کفر کا مورد جانتے ہیں ــــ ''مافیہ خلاف یؤمر بالتوبۃ وتجدید النکاح ــــ درمختار و عالمگیری و بحر و نہر وغیرہا'' ــــ (الموت الاحمر ص ۳۵)

ولہٰذا امام اہلسنّت نے فرمایا ــــ ''باجماع ائمہ ان سب پر اپنے تمام کفریاتِ ملعونہ سے بالتصریح توبہ ورجوع اور از سرِ نو کلمۂ اسلام پڑھنا فرض و واجب'' ــــ (کوکبہ شہابیہ ص ۶۲)

الموت الاحمر ص ۲۷ میں

منح **الروض** سے ہے ــــ ''عدم التکفیر مذھب المتکلمین و التکفیر مذھب الفقھاء'' ــــ مگر کون ذی عقل کہے گا کہ وہ دقیقہ رس، حضراتِ **متکلمین لزوم** کو نہیں جانتے ــــ بے شک جانتے ہیں اور اس **لزوم** ہی کے سبب **قائل** پر توبہ وتجدید ایمان ونکاح وغیرہ کے احکام مانتے ہیں ــــ نیز اس **لزوم** ہی کی بنا پر **قائل** کو گمراہ بد دین کہتے ہیں ــــ تو **قائل ملزومُ الکفر** ان کے نزدیک بھی ہے ــــ تو جو **قائل** پر **لزوم** بھی نہ مانے اور جو احکام **قائل** پر **متکلمین** مانتے ہیں ان احکام کا مورد بھی **قائل** کو نہ جانے تو وہ نہ متبعِ فقہاء ہوا نہ متبعِ **متکلمین** ــــ **بلکہ** اس نے **قائل** کے **قول** متبین وملزومُ **الکفر** کو کفر **لزومی** وضلالت وبد دینی کچھ نہ جانا تو وہ اسی **قائل** کا ساتھی ہوا ــــ

عقلاً بھی اور شرعاً بھی بدیہی ہے کہ جو گمراہی کو گمراہی نہ جانے خود گمراہ ہے ــــ اور جو کفر کو کفر نہ جانے خود کافر ہے ــــ تو جس بولی سے کفر لازم آتا ہے اُسے جو کوئی کفر **لزومی** وضلالت وبد دینی نہ جانے وہ خود گمراہ و**ملزومُ الکفر** ہے ــــ

امام اہلسنّت قدس سرہٗ ــــ دہلوی کی بولی کو کفر **لزومی** اور ضلالت وبد دینی بلا شبہ جانتے ہیں اور دہلوی کو **ملزومُ الکفر** بے شک مانتے ہیں ــــ چنانچہ سل السیوف اول جواب میں فرمایا ــــ ''**بلاشبہ** گروہ مذکور اور اس کے پیشوائے مسطور پر بوجوہ کثیر **قطعاً یقیناً کفر لازم** ہے'' ــــ

متکلمین جو احتمال فی الکلام کی صورت میں صرف تکفیر سے احتیاط کرتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ جہاں کلام کا ظاہر معنی کفر ہو مگر کسی غیر کفری معنی کا وہ احتمال بھی رکھتا ہو تو اس احتمال کے سبب اس **ظاہر معنی کی قائل کی طرف نسبت پر جزم ویقین** نہیں ہو سکے گا ــــ

الموت الاحمر میں فرمایا ــــ ''یہ عدم تعین اس احتمال پر کہ شاید مرادِ قائل بعید وہ پہلوئے ابعد ہو صرف بطورِ **متکلمین**، مقامِ احتیاط میں اُسے تکفیر سے بچائے گا اُس کے ارادہ پر ہم کو جزم نہ دے گا'' ــــ (ص ۴۲)

جیسا کہ احتمال فی **المتکلم** یعنی قولِ کفری کی اگرچہ وہ صریح ومتعین ہو قائل کی طرف نسبت میں احتمال ہونے کی صورت میں وہ حضرات تکفیر سے احتیاط کرتے ہیں یونہی احتمال فی **المتکلم** کی صورت میں بھی ــــ

اور جہاں کوئی احتمال نہ ہو وہاں تکفیر قطعی کلامی اجماعی ہے

اور یہ جو فرمایا ــــــ ''حکم او شرعاً قتل و تکفیر است'' ــــــ تو مبتدعینِ اہلِ تاویل کو خود حضراتِ صحابہ و تابعین ۔رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین ۔ نے قتل کیا ہے ۔شفائے امام قاضی عیاض اور اس کی شرح علامہ علی قاری میں ہے

(لکنهم هجروهم) في الكلام والسلام والمقام والطعام (وادبوهم بالضرب والنفي والقتل) لارباب عتوهم وعنادهم (علی قدر احوالهم) واختلاف اقوالهم

(ص ۵۳۰ نسیم الریاض)

ہاں حضراتِ صحابہ و تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین نے مبتدعینِ اہلِ تاویل سے سلام کلام طعام اور نشست و برخاست ترک فرمائی اور ان میں جو سرکش معاند تھے انہیں بقدرِ احوال و اختلافِ اقوال مار کی سزا دی شہر بدر کیا اور قتل کیا۔

نیز کفر فقہی پر بھی حکم قتل و تکفیر آیا ہے

''اتحاف الابصار والبصائر'' مطبوع مصر ۱۸۶ میں ہے

كل كافر تاب فتوبته مقبولة في الدنيا والاخرة الا جماعة الكافر بسب النبي صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم وسائر الانبياء وبسب الشيخين او احدهما .

(فتاویٰ رضویہ ج ۱۰ ص ۵۲۱)

جو کافر توبہ کرے اس کی توبہ دنیا و آخرت میں قبول ہے مگر کچھ کافر ایسے ہیں جن کی توبہ مقبول نہیں ایک وہ جو ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خواہ کسی نبی کی شان میں گستاخی کے سبب کافر ہوا دوسرا وہ کہ ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں یا ایک کو بُرا کہنے کے باعث کافر ہوا۔

اور اگر یہ مانو کہ علامہ خیر آبادی نے یہاں روش کلامی ہی پر تکفیر کی ہے تو خود ''تحقیق الفتویٰ'' سے اقوالِ دہلوی کا جو لزوم و تبین آشکارا ہے اس سے تو مجال انکار نہیں اور تبین پر تکفیر کلامی نہیں ہو سکتی مگر اس صورت میں جو الموت الاحمر میں ارشاد ہوئی کہ ــــــ ''جمہور متکلمین اور ان کے موافقین فقہائے محققین اگر تکفیر کریں گے تو

یا احتمال نہ مانیں گے معنی کفر میں متعین جانیں گے ــــــ یا اطلاع نیت کے بعد''ــــــ(ص۴۴)

مگر جسے نیت پر اطلاع نہیں وہ کیونکر تکفیر کلامی کر سکے گا ــــــ علامہ فضل رسول بدایونی۔علیہ الرحمۃ والرضوان۔علامہ خیر آبادی کے معاصر ہی ہیں ــــــ آپ کی کتاب مستطاب المعتقد المنتقد پر نہایت فصیح و بلیغ عربیت اور نفیس مدح وثنا کے ساتھ علامہ خیر آبادی نے تقریظ بھی لکھی ہے ــــــ اور پھر علامہ بدایونی نہ تو دہلوی کی تکفیر کرتے ہیں اور نہ ہی تحقیق الفتوی کے مصدقین میں ہیں ــــــ دہلوی اور اس کے اقوال کے رد میں تحقیق الفتوی کا ''خلاصہ فتویٰ'' نقل بھی فرماتے ہیں ــــ جیسا کہ کوکبۂ شہابیہ اور سل اسیوف وغیرہ میں امام اہلسنّت قدس سرہٗ نے فقہائے کرام وائمہ دین کے ارشادات سے دہلوی کے قول کا کفری ہونا اور اس پر کفر لازم ہونا ثابت فرمایا ہے ــــ

مگر خود علامہ بدایونی نے نہ تو المعتقد میں دہلوی کی تکفیر کی اور نہ ہی سیف الجبار میں کی ــــــ جیسا کہ تحقیق جمیل در لزوم کفر اسماعیل میں ہم نے بہت تفصیل سے بیان کیا ہے اور اس کی تقدیم میں بھی اس کا کافی اور پر مغز بیان ہے ــــ علامہ بدایونی قدس سرہ کی یہ وہ کتابیں ہے جن میں اول الذکر ''سیف الجبار'' کا موضوع ہی نجدی ودہلوی کے خرافات و بطالات کا رد ہے خود فرماتے ہیں

ــــ ''سر دست جو فتنہ نجدیہ کا پھیل رہا ہے اس کا بیان کرنا بہت مناسب ہے کہ اکثر عوام اس کی حقیقت سے ناواقف ہیں اور اس سبب سے دھوکوں میں پڑے ہیں''ــــ(ص۱۵)

اور ''المعتقد المنتقد'' وہ کتاب عقائد ہے کہ نجدی ودہلوی کی بدعات کا رد کرنا ہی اس کتاب کی تصنیف کا محرک ہوا ــــ اس کے خطبے میں خود فرماتے ہیں

طَلَعَ بِالنَّجْدِ قَرْنُ الشَّيْطَان، وَ صَرَفَ الرَّبُّ شَرَّهٗ مِنَ الْعَرَبِ عَلٰى يَدِ عسكر السلطان ' لكنهم لما غُلِبَ من العرب '	نجد میں شیطان کی سنگت نمودار ہوئی رب تعالیٰ نے اس کا روئے شر لشکرِ سلطانی کے ہاتھوں عرب سے پھیر دیا لیکن وہ سنگت جب عرب سے مغلوب ہوئی ،

علی سواد الهند غَلَبَ و لکون الاَمْصارفی
تلک الاَعْصار بِیَدِ الْکُفَّار ، اِزْدَادَ الشرُّ فی
الانتشار و الاشتهار، والذین کان فی قلوبهم
مِنْ قَبْلُ نَوْعُ زَیْغٍ مِنْ مذهب اهل السنة اتَّبَعُوْه
ابتغاءَ الفتنةِ وخلَطوا مع النجدیةاَهْواء هم
و زَادُوْا رِجْسَهم وشَقاء هم هَتَکُوْا حُرُماتِ
اللّٰهِ تعالی و عباده الذین اصطفیٰ **فوجب**
علیالکَافَّة دفع مفاسدهم وبیان فساد
عقائدهم ، و کانوا من الذین تَصَدَّوْا لِاَنْ
یُؤْخَذَ عنهم العلمُ الشریف وروایةُ الحدیثِ
المُنیف، ویَعِظُوْنَ العامّةَ وَیَزْجُرُوْنَهُمْ عن
الامورالمُحَرَّمَة **فَتَاَکَّدَ فیهم وجوبُ**
الردّ والانکارلکونهم اَشَدَّ واقویٰ فی
الاِضْرار و **اَمَرَنِیْ اٰمِر** وَاَنا **حِلّ** بالبلد
الحرام اَنْ اَجْمَعَ مختصرًا فی علم العقائد
والکلام جامعا للفوائد السَّنِیّة حاویا للعقائد
السُّنِیّة **مُتَعَرِّضًا لضلالات النجدِیّیْن**

اطراف ہند پر چڑھ آئی ـــــ ان ایام میں ملک قبضۂ
کفار میں ہونے کے سبب اس کے شر کا خوب چرچا ہوا
اور خوب پھیلا پہلے ہی جن لوگوں کے دلوں میں مذہب
اہلسنّت سے ایک طرح کی کجی تھی وہ فتنہ جگانے کے لیے
اس کے پیچھے ہو لیے اور نجدیت کے ساتھ اپنی خواہشات
مخلوط کر کے خباثت وشقاوت اور زیادہ کر لی۔ الٰہی
عظمتوں اور برگزیدہ بندوں کی توہین کی **تو سب پر**
واجب ہوا کہ ان کی گندگیاں دور ہٹائیں اور **ان کے**
عقائد کی خباثت ظاہر کریں اور یہ گمراہ تاک میں تھے
کہ لوگ ان سے بلند رتبہ علوم حاصل کریں اور حدیث
عالی کی روایت لیں۔ یہ عوام کو وعظ ونصیحت کرتے اور
حرام کاموں سے ڈانٹ ڈپٹ کر باز رکھتے تو ان کے
بارے میں **رد وانکار کا وجوب** اور بھی **مؤکد** ہوا
کہ یہ نہایت سخت ضرر رساں ہوئے جب کہ میں شہر کریم
مکّہ معظّمہ میں قیام پذیر تھا ایک حکم دینے والے نے مجھے
حکم دیا کہ میں علم عقائد وکلام میں ایک مختصر رسالہ تالیف
کروں جو روشن فوائد کا جامع ہو عقائد سُنّیت کو محیط ہو اور
ضلالاتِ نجدیہ کا تعاقب کرے

كما تعرض السلف لغَوايات المبتدعين الماضيين ، لِاماطة الاَذىٰ عن طريق المسلمين ۔ (المعتقد ص ۱۱)

جیسا کہ سلف نے مبتدعین ماضیہ کی ضلالات کا تعاقب کیا، تا کہ مسلمانوں کے راستے سے تکلیف دور ہو۔

اسی المعتقد میں ــــ دہلوی کی وہی طول طویل پُرضلالت عبارت ــــ جس پر علامہ خیرآبادی نے دہلوی کی تکفیر کی ــــ اسی کو علامہ بدایونی نے بالاختصار نقل کر کے ــــ اُسے اہلسنّت کے عقیدے کے خلاف اور گمراہی اور گمراہگری قرار دیا ــــ فرماتے ہیں

ــــ" والنجدية خالفوا اهل السنة و الجماعة فى الشفاعة ، و خلطوا مع الاعتزال أنواعا من الخبط والشناعة قالوا ان الشفاعة بالوجاهة غير ممكنة ، واعتقادها كفر ، وكذاالشفاعة بالمحبة ، بقى الشفاعة بالاذن فصرح عمادهم فى (تقوية الايمان) بتمثيل أن السارق ثبت عليه السرقة ، لكن ليس سارقا على الدوام ، و لم يجعل السرقة صنيعه ، لكنه صار القصور من شامة النفس فهو نادم عليه و يخاف ليلا ونهارا ، و يضع قانون السلطان على راسه و عينه ، ويفهم نفسه من اهل التقصير ،

ــــ" **نجدیہ عقیدۂ شفاعت میں اہل سنت کے مخالف** ہوئے اور گمراہ معتزلیوں کا عقیدہ لے کر اُس میں طرح طرح کی کورانہ روی اور خرابی بڑھالی ۔ کہا کہ ــــ "شفاعت بالوجاہت اور شفاعت بالمحبت دربار الٰہی میں ممکن نہیں ۔ ایسی شفاعت کا عقیدہ رکھنا کفر ہے ــــ رہ گئی شفاعت بالاذن تو ان کے دہلوی پیشوا نے تقویۃ الایمان میں یہ نقشہ کھینچا کہ ــــ" چور پر چوری ثابت ہوگئی مگر وہ ہمیشہ کا چور نہیں اور چوری کو اس نے کچھ اپنا پیشہ نہیں ٹھہرایا مگر نفس کی شامت سے قصور ہوگیا اس پر شرمندہ ہے اور رات دن ڈرتا ہے اور بادشاہ کا قانون سر آنکھوں پر رکھ کر اپنے تئیں تقصیروار سمجھتا ہے

و مستوجبا للجزاء ' ولا يطلب جوار اميرو وزير فرارا من السلطان ' و يظهر حماية احد في مقابلته ' والليل والنهار يرى وجهه فقط أنه ما يحكم في حقي' فالسلطان بمشاهدة حاله على هذاالمنوال يرحم عليه ' و لكن نظرا الى قانون السلطنة لا يقدر على العفو عنه بلا سبب ' لئلا ينقص قدر حكمه في قلوب الناس ' فواحد من الأمراء والوزراء بعد اراك أن هذامرضى السلطان يشفع له والسلطان لزيادة عزته في الظاهر باسم شفاعته يعفو عنه ' هذا هو الشفاعة باذن ' و هذاالقسم يمكن في جنابه تعالى ' و كل نبي وولي ذكر شفاعته في القرآن والحديث فهذه معناه انتهى ملخصا مترجما

فانكار الوجاهة والمحبة مخالفة صريحة للآيات الكريمة

كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا ۔ (پ۲۲ع۶ آیت ۶۹)

اورلائق سزا کے جانتا ہے اور بادشاہ سے بھاگ کر کسی امیر ووزیر کی پناہ نہیں ڈھونڈتا اوراس کے مقابلے میں کسی کی حمایت نہیں جتاتا اوررات دن اس کا منہ دیکھ رہا ہے کہ دیکھئے میرے حق میں کیا حکم فرمادے؟ اس کا یہ حال دیکھ کر بادشاہ کے دل میں اُس پر ترس آتا ہے مگر آئینِ بادشاہت کا خیال کرکے بے سبب درگزر نہیں کرسکتا کہ کہیں لوگوں کے دلوں میں اُس کے آئین کی قدر نہ گھٹ جائے کوئی امیر ووزیر بادشاہ کی مرضی پاکر اس تقصیروار کی سفارش کرتا ہے اور باشاہ امیر کی عزت بڑھانے کو ظاہر میں اس کی سفارش کا نام کرکے اس چور کی تقصیر معاف کردیتا ہے یہی شفاعت بالاذن ہے۔

اللہ کی جناب میں اِس قسم کی شفاعت ہوسکتی ہے اور جس نبی ولی کی شفاعت کا قرآن وحدیث میں ذکر ہے اس کے معنیٰ یہی ہیں'' ۔۔۔ دہلوی کی عبارت اختصار کے ساتھ پوری ہوئی

وجاہت اور محبت کا انکار ان آیاتِ کریمہ کی صریح مخالفت ہے کہ

اور موسیٰ اللہ کے یہاں آبرو والا ہے۔

وَجِيْهًا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۔ (پ۳ع۱۳ آیت ۴۵)

فَاتَّبِعُوْنِىْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ ۔ (پ۳ع۱۲ آیت ۳۱)

وفي تخصيص الشفاعة بالتائبين والنادمين المخصوصين بالخصوصيات المذكورة الذين كأنهم النجدية مخالفة صريحة لأهل السنة و موافقة للمعتزلة والقيود المذكورة في الشفاعة الممكنة تبطل الشفاعة العامة المتفقة عليها ' و قوله " فلا يقدر على العفو عنه بلا سبب " غلو في الاعتزال ' وما بعده زائد عليه في الضلال ' ولما ظهر بما ذكرنا مخالفة النجدية في هذه العقيدة لأهل السنة لا حاجة الى تفصيل ما فيه من الضلال والتضليل '

(المعتقد المنتقد ص ۱۳۰)

رودار ہوگا دنیا اور آخرت میں ۔

تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا۔

اور گناہوں سے توبہ کرنے والے ندامت سے سرشار جن میں وہ سب خصوصیات ہوں جو اوپر بتائیں گویا کہ اُن خصوصیات کے حامل یہ نجدی وہابی ہی ہیں شفاعت صرف ایسوں کے لیے ماننا **اہلسنّت کی صریح مخالفت اور فرقہ معتزلہ سے میل موافقت ہے۔** اور دربار الٰہی میں ہوسکتی شفاعت میں جو قیدیں بتائیں وہ اُس عام شفاعت کو جو کہ متفق علیہ ہے باطل ٹھہراتی ہیں

اور دہلوی کا کہنا کہ ـــ " بے سبب درگزر نہیں کرسکتا " ـــ یہ اعتزال کی گمراہی میں غلو اور زیادتی کرنا ہے ـــ اور اس سے آگے جو کہا وہ اور زیادہ گمراہی ہے

جب ہمارے بیان سے عیاں ہوگیا کہ **نجدی وہابی** عقیدۂ شفاعت میں **اہلسنّت کے مخالف** ہیں تو دہلوی عبارت میں جو کچھ گمراہی وگمراہ گری ہے اس کی تفصیل کی حاجت نہیں۔

اور جب علامہ بدایونی قدس سرہٗ معاصر ہو کر ــــــ بوجہ لزوم وتبین ــــــ دہلوی کی ــــــ باتباع متکلمین ــــــ صرف تضلیل ــــــ پر اکتفاء کرتے ہیں ــــــ خود تکفیر نہیں فرماتے ہیں ــــــ تو امام اہلسنّت قدس سرہٗ نے اگر ــــــ بوجہ عدمِ علمِ نیت ــــــ باتباع متکلمین ــــــ دہلوی کی تکفیر ــــــ سے کف لسان ــــــ فرمایا اور اس صراحت کے ساتھ کہ ــــــ ''نیت معلوم نہ ہونے ہی کا تو سبب ہے کہ اپنا مسلک وہ ارشاد فرمایا کہ مقامِ احتیاط میں اکفار سے کفِ لسان ماخوذ ــــــ جہاں بحث فقہی تھی بوجہ تبین، بطور فقہاء تکفیر لکھی ۔ نیت سے بحث نہ کی ۔ اور جب مسلکِ متکلمین ومختار ذکر فرمایا بوجہِ عدمِ علمِ نیت، تکفیر سے احتیاط کی '' ــــــ (الموت الاحمر ص ۳۴) ــــــ

تو کس عقل ودین رکھنے والے کو اس میں گنجائش ہے کہ وہ اسے تکفیر دیو بندیہ سے کف لسان کے لیے آڑ بنائے ــــــ کہ وہ صریح ومتعین ونا قابلِ تاویلِ بعید وابعد، اقوالِ کفریۂ دیو بندیہ کہ خود دیو بندیہ کی طرف سے عالم آشکار اور شدید ومدید ردومواخذات پر کوئی احتمالِ اسلام بتانے سے عاجز رہ کر اُن عبارات کے متعین فی الکفر ہونے کا قبول بھی ان کی طرف سے عالم آشکار ــــــ تو ان اقوال پر دیو بندیہ کی تکفیر قطعی کلامی سے مفر کہاں؟

اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کی سچی محبت اور ان کے دشمنوں سے سچی نفرت وعداوت دے ــــــ ان کی سچی محبت جس کے دل میں جاں گزیں ہوتی ہے وہ باطل کی حمایت کو نہایت شنیع وقبیح جانتا اور اس سے بہت دور بھاگتا ہے ــــــ

حضرت شاہ عبد اللطیف دہلوی ثم سنبھلی علیہ الرحمہ (۱۲۰۷ھ ــ ۱۳۳۰ھ) کو مولوی یاسین خام سرائی نے اپنی وہابیت چھپا کر اور خود کو سنی ظاہر کر کے اپنے یہاں جلسہ میں بلایا ــــــ

امام اہل سنت قدس سرہ نے بغرض آگاہی دیو بندیوں کی حفظ الایمان وبراہین وتحذیر وفوٹو فتوائے گنگوہی اور اُن کے علاوہ حسام الحرمین دیکر ــــــ حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خاں، بھائی مولینا حسن رضا خاں اور بھانجے مولینا شاہد علی خاں کو حضرت شاہ صاحب کی خدمت میں بھیجا ــــــ

ان حضرات کے محض پہونچ جانے سے تمام وہابی دیو بندی فرار ہو گئے اور خود مولوی یاسین خانہ نشین اور اپنے گھر میں پناہ گزیں ہو گیا

حضرت شاہ صاحب علیہ الرحمۃ والرضوان کی محبتِ ایمانی ونورِ ایقانی کہ دیو بندی عبارتوں اور ان پر فتوائے حسام الحرمین دیکھ کر فوراً مولوی یاسین کو بلوایا ـــــ بار بار باصرار بلوانے پر وہ بمشکل آیا تو اس سے فرمایا ـــــ مولوی صاحب! ان کتابوں کے لکھنے والوں کو تم مسلمان مانتے ہو یا کافر ـــــ اس نے کئی مرتبہ پہلوتہی کے بعد آخر میں مجبوراً کہا کہ ـــــ ''ان (علمائے دیو بند) کی کتابوں میں جو کچھ لکھا ہے سب حق ہے'' ـــــ یہ سنتے ہی حضرت شاہ صاحب کو جلال آ گیا اور فوراً فرمایا کہ لعنت ہے خدا کی تمہارے مذہب پر اور تمہارے جلسے پر ـــــ اور ان حضرات علماء سے فرمایا کہ ـــــ

ـــــ '' یہ تو اعلیٰ حضرت قبلہ کا ہم پر احسان ہے کہ ـــــ ان عبارات کفریہ پر ـــــ علمائے کرام حرمین طیبین سے بھی فتوائے شرعیہ حاصل فرما کر کتاب حسام الحرمین میں شائع فرما کر ہم سنیوں کے لیے مزید اطمینان کا سامان بھی مہیا فرما دیا ـــــ اگر یہ فتاوائے مبارکہ ہمارے سامنے موجود نہ ہوتے تو بھی ہم پر اور ہر ایک سنی مسلمان پر فرض تھا ان عبارات کو دیکھتے ہی ان کے معانی کو سمجھتے ہی فوراً ان کو کفر وارتداد اور ان کے لکھنے والوں کو کافر مرتد کہتے ـــــ مجھ پر ظاہر ہو گیا کہ یہ لوگ وہابی دیو بندی کافر مرتد ہیں۔

علی رؤوس الاشہاد حق کا یہ اعتراف اور اعلان فرمانے کے ساتھ ـــــ نور الٰہی کی ان کے قلب میں یہ جلوہ گری ـــــ کہ اگر چہ اس کی دعوت پر اس کے جلسے میں گئے تھے مگر ان حضرات علماء سے فرمایا ـــــ ''آپ حضرات کوئی سواری منگا دیں میں یہاں سے چلا جاؤں ان حضرات نے کہا ـــــ

اعلیٰ حضرت قبلہ نے آپ کے لیے پالکی بھیجی ہے فوراً ہی کھڑے ہوئے اور امام اہل سنت کے در دولت پر آ گئے۔

(ماخوذ از ترجمان اہل سنت ص ۴۲ ج ۲)

بالجملہ مرتدینِ دیوبندیہ کے کفرِ صریح پر مطلع ہوکر انہیں کافر نہ ماننا خود کفر و ارتداد ہے ـــــ اللہ ایمان والوں کا والی ہمیں اور ہر مسلمان کو اس سے اپنی پناہ میں رکھے اور کسی بھی طرح کی حملاتِ باطل کی تاریکی سے بچائے اور اپنے محبوب ـ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ـ کی سچی محبت پر دنیا سے اٹھائے آمین والحمد للہ رب العلمین

حررہ بقلمہ الفقیر **محمد کوثر حسن** السنّی الحنفی القادری الرضوی غفرلہٗ

سہ شنبہ ۱ر صفر المظفر ۱۴۳۳ھ ۲۷ر دسمبر ۲۰۱۱ء